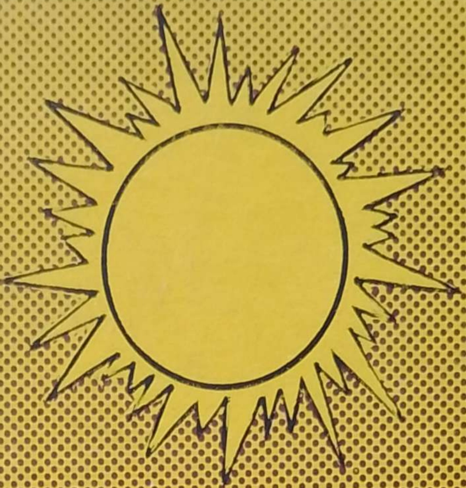

تفہیم الکتاب

جلد ۳

بائبل کا نیا عہد نامہ

CamScanner

تفہیم الکتاب

جلد نمبر ۳

بائبل کا نیا عہد نامہ

از: جان آر۔ ڈبلیو سٹاٹ

ترجمہ: وِکلِف اے سِنگھ

ناشِرین

مسیحی اشاعت خانہ

۳۶ فیروز پور روڈ۔ لاہور ۵۴۶۰۶

طابع ———— اے۔این۔والٹر

مطبع ———— طفیل آرٹ پرنٹرز، لاہور

تعداد ———— ڈھائی ہزار

بار ———— اوّل

قیمت ———— ۵ روپیہ

سنہ ۱۹۸۸ء

سلسلۂ **تفہیم الکتاب** ذیل کی کتابوں پر مشتمل ہے:

جلد نمبر ۱۔ بائبل کا مقصد اور مقام

جلد نمبر ۲۔ بائبل کا پرانا عہد نامہ

جلد نمبر ۳۔ بائبل کا نیا عہد نامہ

جلد نمبر ۴۔ بائبل کا پیغام

جلد نمبر ۵۔ بائبل کا استعمال

CamScanner

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	اناجیلِ اربع	۷
۲	یسوعؔ مسیح کی پیدائش اور جوانی	۱۰
۳	گمنامی کا سال	۱۳
۴	مقبولیت کا سال	۵
۵	مخالفت کا سال	۹
۶	یسوعؔ مسیح کی موت اور قیامت	۲
۷	نوزاد کلیسیا	۸
۸	پہلا بشارتی سفر	۴
۹	دُوسرا بشارتی سفر	۷
۱۰	تیسرا بشارتی سفر	۹
۱۱	پولُسؔ کی گرفتاری اور رومہ کو سفر	۳
۱۲	رسُولوں کے اعمال کے بعد	۴۵
۱۳	چند اہم تاریخیں	۴۶

پیش لفظ

ہماری رُوحانی زندگی اِس لئے عامیانہ ہے کیونکہ ہمارا مسیح کے بارے میں تصوّر عامیانہ ہے۔ چونکہ ہم مسیح کے بارے میں گھٹیا اور معمُولی نظریات رکھتے ہیں اِس لئے ہم رُوحانی طور پر مُفلس ہیں۔ ایسا معلُوم ہوتا ہے کہ آجکل کلیسیا یسوعؔ مسیح کی عظمت کو نہیں سمجھتی۔ وُہ نہیں جانتی کہ اِس کا کیا مطلب ہے کہ وُہ کائنات کا خُداوند اور کلیسیا کا خُداوند ہے جس کے سامنے ہمارا مقام یہ ہے کہ اپنے مُنہ کے بَل خاک میں گرے رہیں۔ اور نہ ہمیں اُس کی فتح کا ایسا اندازہ ہے جیسے کہ نئے عہد نامہ میں اُسے بیان کیا گیا ہے کہ سب چیزیں اُس کے پاؤں کے نیچے کر دی گئی ہیں، لِہٰذا اگر ہم مسیح سے پیوست ہو گئے تو پھر سب چیزیں ہمارے بھی پاؤں کے نیچے ہیں۔

ایسا لگتا ہے کہ آجکل ہماری سب سے بڑی ضرُورت یسوعؔ مسیح کی وسیع رویا ہے۔ ہمیں اُسے ایسے دیکھنا ہے کہ اُس میں خُدا کی ساری معمُوری سکونت کرتی ہے اور اُسی میں ہم زندگی کی معمُوری پاتے ہیں (کلسیّوں ۱:۱۹؛ ۲:۹-۱۰)۔

صرف ایک ہی راستہ ہے جس کے ذریعہ ہم یسوعؔ مسیح کا صاف، درُست اور اعلیٰ تصوّر حاصِل کر سکتے ہیں اور وُہ ہے بائبل مُقدّس۔ بائبل میں ہم خُداوند یسوعؔ مسیح کی خوبصُورت تصویر دیکھتے ہیں۔

اُس کو اُس کی پُوری معمُوری میں دیکھنے کے لئے ضرُوری ہے کہ ہم اُسے اُسی طرح دیکھیں جس طرح کہ خُدا اُسے پیش کرتا ہے۔ اُس نے یسوعؔ مسیح کو ایک خاص جغرافیائی، تاریخی اور دینیاتی سیاق و سباق میں دُنیا کو دیا۔ بالفاظِ دیگر اُس نے اُسے ایک خاص جگہ (فلسطین)، ایک خاص وقت (صدیوں کی یہُودی تاریخ کی معراج) اور اِنسان پر اپنے بتدریج مکاشفہ کے ایک خاص مرحلے پر بھیجا۔ پس اِس سِلسلہ کی پانچ کُتب کا تعلق بائبل کے جُغرافیہ، تاریخ، دینیات، اختیار اور استعمال سے ہے۔

اِن کا مقصد یہ ہے کہ اُس پس منظر کو پیش کیا جائے جس میں خُدا نے مسیح کو بنی نوعِ اِنسان کے پاس بھیجا تاکہ قاری اُس پس منظر سے آگاہ ہو کر اِس سے

زیادہ بہتر طور پر رُوشناس ہو جائے اَور یُوں دُوسروں کے سامنے اُس کو اُس کی جلالی معمُوری میں پیش کرنے کے زیادہ قابل بنے۔

—مُصنّف—

ہم نے اِس سِلسلے کی جلد دوم میں پُرانے عہدنامہ کی منظر کشی کی تھی جو کئی ہزار سالوں پر پھیلی ہُوئی ہے۔ اِس جلد میں ہم نئے عہدنامہ کا خاکہ بیان کریں گے اَور یہ عرصہ سَتّو سال سے کم پر محُیط ہے۔ یہ ناصرۃ کے یسُوعؔ کی تعلیمات اَور کاموں کی بڑی دلکش داستان ہے۔ یہ یسُوعؔ کی اِن باتوں سے شرُوع ہوتی ہے جو وُہ اپنی زمینی زندگی کے دَوران "کرتا اَور سِکھاتا رہا" (اَعمال ۱:۱) اَور پھر جو وُہ اپنے آسمانی باپ کے پاس واپس جانے اَور اپنی کلیسیا قائم کرنے کے بعد اپنے برگزیدہ رسُولوں کی معرفت سِکھاتا رہا۔

اناجیلِ اربعہ

اگرچہ ہمعصر غیرمذہبی تحریرات میں اَور خاص طور پر تَسِتَسؔ اَور سوتونِیَسؔ کی تحریرات میں یسُوعؔ کے بارے میں چند حوالے ملتے ہیں، تاہم مسیح کے بارے میں ہماری معلُومات کا بُنیادی ماخذ اناجیلِ اربعہ ہی ہیں۔ اِن چاروں کُتب کو "اِنجیل" کہنا دُرست ہے کیونکہ یہ سوانح حیات نہیں ہیں بلکہ شہادت یا گواہیاں ۔ یہ یسُوعؔ مسیح اور اُس کی نجات کی خوشخبری کے بارے میں گواہی دیتی ہیں۔ بریں بِنا اِن کے مُصنّفین اپنے مواد کو بطور مُبشّر اپنے مواد کے مُطابق چُھنتے، ترتیب دیتے اَور پیش کرتے ہیں۔ لیکن اِس وجہ سے ہمیں اُن کی دیانتداری پر شک نہیں کرنا چاہیئے۔ اِس کے برعکس ہمیں اُن کو پُورے اعتماد کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔ اِس کی کئی ایک وجوہات ہیں:

پہلی، یہ چاروں مبشّر یقیناً حقیقی مسیحی تھے اَور حقیقی مسیحی دیانتدار ہوتے ہیں جو صِرف سچّائی سے ہی سروکار رکھتے ہیں۔

دُوسری، وُہ اپنی غیرجانبداری کا ثبُوت اِس طرح پیش کرتے ہیں کہ وُہ اُن واقعات کو بھی شامل کرتے ہیں جنہیں وُہ بڑی آسانی سے نظرانداز کر سکتے تھے۔ مثلاً اگرچہ پطرسؔ کلیسیا کا بڑا معزز راہنما تھا تو بھی اُس کے بڑے بول اَور یسُوعؔ کا اِنکار کرنے کو بیان کیا گیا ہے۔

تیسری، وُہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وُہ خود اُس کے چشم دید گواہ ہیں یا اُنہوں نے چشم دید

گواہوں کے بیان کو قلمبند کیا ہے۔ اگرچہ ایسا نظر آتا ہے کہ ۶۰ء سے پہلے کوئی انجیل احاطۂ تحریر میں نہیں آئی تھی لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ درمیانی عرصہ مسیح کی تعلیمات سے بالکل خالی رہا۔ یہ زبانی روایات کا زمانہ تھا جس میں یسوعؔ مسیح کے کام اور کلام کو مسیحی پرستش، بشارت دینے اور نومُریدوں کو تعلیم دینے کے سلسلہ میں استعمال کیا جاتا تھا اور اسی زمانہ میں ان کو احاطۂ تحریر میں بھی لایا گیا۔ لُوقاؔ کہتا ہے کہ اُس نے اِس قسم کے مُتعدد ماخذوں کو استعمال کیا ہے (دیکھئے لُوقا ۱:۱-۴)۔

چوتھی، مسیح خُداوند نے ایک یہُودی ربّی کی طرح تعلیم دی۔ اُس نے ایسے طریقوں (مثلاً تمثیلوں اور اشاروں کنایوں) سے سکھایا جس سے مشرقی ذہن کو اُسے یاد رکھنے میں بڑی مدد مِلتی ہے۔ اور مزید یہ کہ اُس نے وعدہ کیا کہ پاک رُوح رسُولوں کی یاد کو تازہ کرے گا (یوحنّا ۱۴: ۲۵، ۲۶)۔

پانچویں، اگر خُدا نے یسوعؔ مسیح کے وسیلے سے کوئی فیصلہ کُن اور لاثانی بات کہی اور کی جیساکہ مسیحی ایمان رکھتے ہیں تو یہ ناقابلِ یقین بات ہے کہ وُہ اُسے زمانۂ سابق کی دُھند میں گُم ہو جانے دیتا۔ اگر وُہ چاہتا تھا کہ آئندہ نسل اُس سے فائدہ اُٹھائے تو اُس نے یقیناً اُسے صحیح سلامت پہنچانے کا انتظام بھی کر رکھا ہو گا تاکہ خُوشخبری ہر زمانہ اور ہر مقام پر لوگوں تک پہنچ جائے۔ اُس نے فیصلہ کیا کہ وُہ اُس ایک خُوشخبری کو چار انجیلوں کے ذریعہ لوگوں تک پہنچائے۔

اگر آپ چاروں انجیلوں کو پڑھیں تو آپ پر یہ ظاہر ہو جائے گا کہ وُہ ایک ہی داستان کو بیان کرتی ہیں مگر مختلف طریقوں سے۔ پہلی تین انجیلوں (متّی، مرقس اور لُوقا) کو عام طور پر "اناجیلِ متوافقہ" کہتے ہیں کیونکہ اِن کا بیان ایک جیسا ہے اور وُہ یسوعؔ مسیح کی زندگی ایک ہی طرح بیان کرتی ہیں۔ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ متّیؔ رسُول اور لُوقاؔ طبیب مرقس کی انجیل سے آگاہ تھے اور اُنہوں نے اُس کے مواد کو زیادہ سے زیادہ اپنی کُتب میں شامل کیا۔ اِس کے علاوہ اُن کے پاس مشترکہ مواد بھی تھا جسے عام طور پر "Q" کہتے ہیں تاہم اُن میں سے ہر ایک کے پاس اپنی اپنی معلُومات بھی تھیں۔ عُلماء کا اِس بات پر کہ یُوحنّا نے کس حد تک اناجیل متوافقہ سے استفادہ کیا اتفاق نہیں ہے لیکن اکثر خیال کرتے ہیں کہ یُوحنّا کی انجیل سب سے آخر میں شائع ہُوئی۔

مرقس کی انجیل سب سے زیادہ مُختصر ہے اور غالباً یہ اِن چاروں میں سب سے پہلے لکھی گئی تھی۔ اِس کا طرز بڑا شُستہ، بیان صاف اور لہجہ بڑا پُرجوش ہے۔ پطرسؔ رسُول مرقس کو اپنا "بیٹا" کہتا ہے (۱-پطرس ۵: ۱۳ مقابلہ کریں اعمال ۱۲: ۱۱، ۱۲) اور دُوسری صدی عیسوی کے بزُرگ پپیاسؔ اور ایرینیئسؔ اُسے پطرسؔ کا ترجمان کہتے ہیں۔ غالباً ایسا ہی تھا، کیونکہ مرقس کی انجیل میں پطرسؔ کی یادداشتیں یا منادی یا دونوں محفوظ ہیں اور یہ پطرسؔ کے پہلے خط سے بے حد مماثلت رکھتی ہے۔

ممکن ہے کہ متّیؔ کا نام پہلی انجیل سے اِس لئے منسُوب کر دیا گیا ہو کیونکہ یسوعؔ مسیح کے اُن فرمُودات کو جنہیں "Q" کے نام سے پُکارا جاتا ہے، متّیؔ رسُول ہی کے تالیف کردہ تھے۔ ہم جانتے ہیں کہ متّیؔ محصُول لینے والا تھا (متّی ۹: ۹)، لہٰذا وُہ ریکارڈ رکھنے کا عادی تھا۔ پپیاسؔ کے مُطابق "لوگیا" یعنی فرمُوداتِ مسیح (یہ ارامی میں تھے جو مسیح کی زبان تھی) کا مؤلف متّیؔ رسُول ہی تھا اور کہ ہر ایک نے اپنی طاقت کے مُطابق اِس کا ترجمہ کیا۔ اُس کی انجیل یہُودی طرز پر ہے اور تکمیلِ نبوّت میں اُس کی خاص دلچسپی کو ظاہر کرتی ہے۔

عہدِ جدید کے مُصنّفین میں صرف لُوقاؔ ہی غیر یہُودی تھا۔ اُس نے خُود بے حد سفر کیا تھا اور پولسؔ رسول کا ساتھی ہونے کی حیثیت سے اُس نے غیر قوموں کے لئے خُدا کے فضل کے بارے میں رسُول کی تعلیمات کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا۔ نتیجتہً وُہ مسیح کی محبّت کے عالمگیر ہونے پر بہُت زور دیتا ہے جیساکہ اُس کی یہُودیت سے باہر کے نفرتی لوگوں یعنی عورتوں اور بچوں، محصُول لینے والوں اور گنہگاروں، کوڑھیوں، سامریوں اور غیر یہُودیوں کے لئے فکرمندی سے ظاہر ہوتا ہے۔

یُوحنّا کی انجیل کا پڑھنے والا، اِس میں اور اناجیلِ متوافقہ میں جو فرق نفسِ مضمون، تعلیمی زور، ادبی طرز اور ذخیرۂ الفاظ میں پایا جاتا ہے، اُسے فوراً ہی محسُوس کرلے گا۔ اِس کا لہجہ بھی قدرے فلسفیانہ ہے کیونکہ اِس میں یسوعؔ کو خُدا کے کلام (لوگاس) اور دُنیا کے نُور کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور اِس میں مسیح نے "بادشاہی" کی نِسبت "ہمیشہ کی زندگی" کی زیادہ پیشکش کی ہے۔ یہاں اُس کا اپنی الوہیّت کے بارے میں دعویٰ بھی بڑا عیاں ہے۔ اِس انجیل کا ڈھانچہ "نشانات" کے سلسلہ پر مشتمل ہے جو پیچیدہ اور طویل بیانات میں بکھرے ہُوئے ہیں۔ یہ بیانات اِن کی تشریح بھی کرتے ہیں۔

ظاہر ہی ہے کہ یُوحنّا نے یسوؔع مسیح کی تعلیمات پر ایک لمبے عرصہ تک خوب سوچ بچار کیا ہوگا۔ اُس کی اپنی سوچ اور زبان میں اُس کی خُداوند کے ساتھ اِس قدر مشابہت پیدا ہوگئی تھی کہ اکثر اوقات اِس بات میں تمیز کرنا مشکل ہوجاتا ہے کہ مسیح کے الفاظ کہاں ختم اور اُس کے کہاں سے شرُوع ہوتے ہیں۔ وُہ انجیل کے مقصد کے بارے میں ہمیں کسی شک وشُبہ میں مُبتلا نہیں رہنے دیتا۔ وُہ کہتا ہے "اور یسوؔع نے اور بہُت سے معجزے شاگردوں کے سامنے دِکھائے جو اِس کتاب میں لِکھے نہیں گئے۔ لیکن یہ اِس لئے لِکھے گئے کہ تم اِیمان لاؤ کہ یسوؔع ہی خُدا کا بیٹا مسیح ہے اور ایمان لاکر اُس کے نام سے زندگی پاؤ" (یوحنّا ۲۰: ۳۰-۳۱)۔ وُہ اپنے اِس مقصد کے مطابِق مسیح کے مختلِف معجزے اور شہادتیں جمع کرتا ہے تاکہ وُہ یسوؔع مسیح کے لاثانی جلال کو ظاہر کرے۔

یسوؔع مسیح کی پیدائش اور جوانی

ہرایک انجیل نویس اپنے بیان کو مُختلف مقام سے شرُوع کرتا ہے۔ مرقسؔ فوراً ہی یُوحنّا اِصطباغی کا بطور پیش رَو ذِکر کرتے ہُوئے مسیح خُداوند کی عام خِدمت سے شرُوع کرتا ہے۔ اِس کے برعکس یوحنّا یسوؔع مسیح کی مُجسّم ہونے سے پیشتر ہستی سے یعنی ازل سے شرُوع کرتا ہے۔ بطور "کلمہ" وُہ ابتداء ہی سے خُدا کے ساتھ تھا۔ وُہ خُود خُدا ہے اور اُسی نے کُل کائنات کو تخلیق کیا۔ مجسّم ہونے سے بہُت عرصہ پیشتر وُہ حقیقی نُور اِس دُنیا میں متواتر آتا رہا (اگرچہ دُنیا نے اُسے نہ پہچانا) تاکہ ہر ایک آدمی کے ذہن اور ضمیر کو روشن کرے (یوحنّا ۱: ۱-۱۴)۔

صِرف متّیؔ اور لُوقاؔ ہی ہمیں یسوؔع مسیح کی پیدائش کی کہانی سے رُوشناس کراتے ہیں۔ لُوقاؔ، اِسے کنواری مریمؔ کی نظر سے بیان کرتا ہے (غالباً مریمؔ نے اِسے خُود بیان کیا ہے) جبکہ متّیؔ اِسے یوسفؔ کے نکتۂ نظر سے بتلاتا ہے۔

لُوقاؔ، اُس پیغام کو درج کرتا ہے جو فرشتہ نے مریمؔ کو دیا تھا کہ اُس کا حمل اور لڑکا دونوں فوق الفِطرت ہوں گے:

"اور فرشتہ نے جواب میں اُس سے کہا کہ رُوح القدُس تجھ پر نازِل ہوگا اور خُداتعالےٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی اور اِس سبب سے وُہ مولُود مُقدّس خدا کا بیٹا کہلائے گا" (لوقا ۱: ۳۵)۔

لُوقاؔ اپنے بیان کو جاری رکھتے ہُوئے بتاتا ہے کہ کِس طرح مریمؔ نے اپنا بھید اپنی رشتہ دار الیشبعؔ کو بتایا جو خُود بھی جلد ہی یُوحنّا اِصطباغی کو جنم دینے والی تھی، کِس طرح یوسفؔ (جس کی مریمؔ کے حمل کے بارے میں پریشانی کو متّیؔ بیان کرتا ہے) مریمؔ کو لیکر جنُوب کی طرف یعنی ناصرتؔ سے اپنے آبائی گاؤں بیت لحمؔ کو گیا تاکہ شاہی حُکم کے مُطابِق اپنا نام لِکھوائے، اور کِس طرح یسوؔع بیت لحمؔ میں پیدا ہوا اور اُس کی ماں نے اُسے کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا۔

اگرچہ دُنیا کا نجات دہندہ ایک پست جگہ پیدا ہُوا، اور نہ لوگوں نے اُسے خُوش آمدید ہی کہا، تاہم کچھ لوگ ایسے تھے جو اُسے سجدہ کرنے آئے۔ لُوقاؔ، چند چرواہوں کے مُتعلق بتاتا ہے جنہیں مسیح کی پیدائش کی خوشخبری فرشتوں کی طرف سے مِلی تھی اور متّیؔ مجُوسیوں[۱] کے بارے میں جو سِتارے کی راہنمائی میں مشرق سے آئے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اِن دو متضاد گروہوں کو لانے کا کوئی خاص مقصد تھا۔ چرواہے یہُودی تھے اور غیر مُہذّب اور غریب، جبکہ مجوسی غیر یہُودی تھے اور مُہذّب اور دولتمند۔ لیکن جب اُنہوں نے بچہ یسوؔع کو سِجدہ کیا تو نسل، تعلیم اور سماجی مرتبہ کا امتیاز جاتا رہا۔ یہ مسیح کے آئندہ پیروکاروں میں رنگارنگی کو ظاہر کرتے ہیں۔

لیکن ہر شخص نے مسیح کی پرستش نہیں کی۔ ہیرودیسؔ اعظم، جس نے اپنے ہر مُمکن مدِمقابل کو اپنے دَورِ حکُومت میں قتل کرادیا تھا، مجوسیوں کی یہ بات سُن کر گھبراگیا کہ وُہ یہُودیوں کے بادشاہ کو سجدہ کرنے آئے ہیں۔ چونکہ وُہ خُود یہودیوں کا بادشاہ تھا، لہٰذا یہ کون ہوسکتا ہے؟ خُدا نے مریمؔ اور یوسفؔ کو خواب میں آگاہ کردیا کہ ہیرودیسؔ بچے کو ہلاک کرنا چاہتا ہے، اِس لئے وُہ مِصرؔ کو چلے گئے اور یُوں وُہ بچّہ جو حکُومت کرنے کے لئے پیدا ہُوا تھا پناہ گزین بن گیا۔

یسوؔع کی پرورش گلیلؔ کے عِلاقے میں ناصرتؔ کے مقام پر ہُوئی۔ اُس کا گھرانہ

۱ے مجوسی = زردشتی مذہب کے پیرو سِتارہ شناس اور کاہن۔

امیر نہیں تھا، کیونکہ جب انہوں نے اپنے پہلوٹھے بیٹے کو خُداوند کے حضور پیش کیا تو نذر کے طور پر قمری کا جوڑا لائے جیسا کہ شریعت میں اُن لوگوں کے لئے حکم تھا جو برّہ خرید نہیں سکتے تھے۔ لیکن یہ یقیناً ایک مُطمئن اور خوش و خرم گھرانا تھا جس میں سب مل جُل کر رہتے تھے۔ یُوسف، بڑھئی کا کام کرتا تھا اور یہی ہُنر اُس نے یسوع کو بھی سکھایا، جبکہ مریم نے اُسے کلام پاک پڑھنا اور دُعا مانگنا سکھانے کے ذریعہ اُس کی خُداترسی اور نیک کاموں میں تربیت کی۔ یسوعؔ اپنے لڑکپن میں ارد گرد کے ہرے بھرے اور خوبصُورت علاقے میں جنگلی سوسن کے پھُولوں اور ہوا کے پرندوں سے جن کا حوالہ اُس نے بعد ازاں دیا، اور زندہ خُدا سے جو اُنہیں لباس پہناتا اور خوراک بہم پہنچاتا ہے رُوشناس ہُوا ہوگا۔

انجیلوں میں یسوع کے لڑکپن کا صرف ایک واقعہ درج ہے جبکہ وُہ ۱۲ سال کا تھا اور عیدِ فسح منانے کے لئے یروشلیم گیا تاکہ ۱۳ ویں سال میں وُہ "شریعت کا بیٹا" ہونے کی تیاری کرے۔ عید کے بعد وُہ اِتفاقاً پیچھے رہ گیا۔ جب اُس کے ماں باپ اُسے تلاش کرنے کے لئے واپس یروشلیم گئے تو اُنہوں نے اُسے ہیکل میں اُستادوں کے بیچ میں بیٹھے اور اُن کی سُنتے اور اُن سے سوال کرتے پایا"۔ اور جب اُس نے اپنے والدین کو یہ کہا کہ "کیا تم کو معلوم نہیں کہ مجھے اپنے باپ کے ہاں ہونا ضرور ہے"؟ تو وُہ بڑے پریشان ہُوئے۔ اُس کا خُدا کے ساتھ بطور باپ رفاقت رکھنے اور اُس کی مرضی پُوری کرنے کا احساس اُس کی بعد کی تمام خدمت میں ہمیشہ اُس کے ساتھ رہا۔

لُوقا ۲: ۴۱-۵۱ میں مرقوُم کہانی کے عِلاوہ، جو کچھ ہمیں یسوع کے جوانی کے زمانے کے بارے میں جاننا ہے وُہ اِس سے پہلے کی اور اِس کے بعد کی آیات میں مِلتا ہے۔ آیت ۴۰ اُس کی پیدائش سے لے کر ۱۲ بارہ برس کے حالات بیان کرتی ہے اور آیت ۵۲ اُس کی عام خدمت کے آغاز تک کے باقی ۱۸ سالوں کے بارے میں۔ یہ دونوں آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ اِن سالوں میں یسوع جسمانی، ذہنی اور رُوحانی طور پر فطری لیکن کامل طور پر ترقی کرتا رہا۔ آیت ۵۲ حسب ذیل ہے:

> "اور یسوع حِکمت اور قد و قامت میں اور خُدا کی اور انسان کی مقبولیت میں ترقی کرتا گیا"۔

اگرچہ انجیل نویسوں نے خُداوند کی عام خدمت کو سختی سے تاریخی طور پر بیان نہیں کیا،

لیکن یُوحنّا کی انجیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح کی عام خدمت تقریباً تین ۳ سال تک جاری رہی (یوحنّا تین عیدِ فسح کا ذکر کرتا ہے (دیکھئے ۲:۱۳؛ ۶:۴؛ ۱۱:۵۵)۔ ہم پہلے سال کو گمنامی کا سال، دُوسرے سال کو مقبولیت کا سال اور تیسرے سال کو مُخالفت کا سال کہہ سکتے ہیں۔

گمنامی کا سال

چاروں انجیلیں یوحنّا اصطباغی کی خدمت کے بارے میں کچھ نہ کچھ بیان کرتی ہیں۔ یوحنّا تارکُ الدُنیا شخص تھا۔ وُہ اُونٹوں کے بالوں سے بُنا ہُوا چوغہ پہنتا اور چمڑے کا پٹکا کمر سے باندھے رہتا اور اُس کی خوراک ٹڈیاں اور جنگلی شہد تھی۔ کئی صدیوں کی خاموشی کے بعد اُس کے ذریعہ سے نبوّت کی آواز پھر گُونجنے لگی جب اُس نے لوگوں کو موعُودہ المسیح کی آمد کی تیاری کے سِلسلہ میں توبہ کرنے اور توبہ کا بپتسمہ لینے کے لئے کہا۔ لوگ بڑی تعداد میں دریائے یردن کے کنارے اُس کا پیغام سُننے اور بپتسمہ لینے کے لئے جمع ہونے لگے۔

جب یسوع نے اپنے آپ کو بپتسمہ کے لئے پیش کیا تو پہلے پہل یوحنّا نے انکار کیا کیونکہ وُہ کہہ چُکا تھا کہ وُہ اپنے بعد آنے والے کی جُوتی کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہیں۔ لیکن یسوع تمام راستبازی کو پُورا کرنے کا تہیّہ کئے ہُوئے تھا اور اگرچہ اُس میں کوئی گُناہ نہیں تھا کہ وُہ اُس کا اِقرار کرتا تو بھی وُہ دُوسروں کے گناہوں کے ساتھ اپنی مشابہت پیدا کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اُس نے یوحنّا کو بپتسمہ دینے کے لئے قائل کر لیا۔ اُس وقت پاک رُوح کبُوتر کی شکل میں اُس پر اُترا اور باپ کی آواز سُنی گئی جو عہدِ عتیق کے الفاظ میں یہ بتا رہا تھا کہ یہ میرا پیارا بیٹا اور میرا دُکھ اُٹھانے والا خادم، دونوں ہے (متّی باب ۳ مُقابلہ کیجئے زبُور ۲:۷ اور یسعیاہ ۴۲:۱)۔

بپتسمہ کے فوراً بعد وُہ رُوح جو اُس پر اُترا تھا اُسے لے کر یہودیہ کے بیابان میں چلا گیا۔ یہاں یسوع نے چالیس ۴۰ دن کا روزہ رکھا تاکہ جو خدمت اُس کے سپرد ہوئی اُس کے لئے دُعا کے وسیلے سے قوّت حاصل کرے۔ اِسی عرصہ کے دوران شیطان نے مسیح خُداوند کو آزمایا۔ لیکن خُداوند کے گذشتہ سالوں کے کلام پاک کے مُطالعہ اور

مراقبہ نے ثابت قدم رہنے میں بڑی مدد کی۔ چنانچہ اُس نے ہر شیطانی تجویز کو ردّ کرتے ہُوئے اُس کا بائبل کی آیات سے جواب دیا۔ اِس کی وجہ یہ تھی کہ اُس نے خُدا کے کلام کے مُطابق زندگی بسر کرنے اور اپنے باپ کی مرضی کو پُورا کرنے کا تہیّہ کیا ہُوا تھا۔

ایسا معلُوم ہوتا ہے کہ اپنی آزمائش کے بعد یسوؔع دریائے یردؔن کو واپس گیا اور دو ۲ بھائیوں اندریاس اور شمعُون پطرؔس کو اپنا شاگرد بننے کی ابتدائی دعوت دی۔ وُہ دونوں یوحنّا اِصطباغی کو چھوڑ کر یسوؔع کے پیچھے چلنے لگے۔

یسوؔع نے شمال کی طرف گلیلؔ کو جاتے ہُوئے پہلا مُعجزہ کیا۔ قاناؔ میں ایک شادی کے موقع پر اُس نے پانی کو مَے میں تبدیل کیا۔ یہ اُس کے اِس دعوے کی علامت تھی کہ وُہ ایک نئے دَور کو مُتعارف کرا رہا ہے اور اِس مُعجزے کے ذریعہ سے اُس نے "اپنا جلال ظاہر کیا اور اُس کے شاگرد اُس پر ایمان لائے" (یُوحنّا ۲:۱-۱۱)۔

پھر وُہ عیدِ فسح پر یروشلیم گیا اور ہیکل کے صحن سے سوداگروں اور ساہوکاروں کو زبردستی نکال دیا۔ جب اُس کے اِس کام کو چیلنج کیا گیا تو اُس نے بڑے پُراسرار طریقے سے جواب دیا کہ

"اِس مَقدِس کو ڈھا دو تو مَیں اِسے تین ۳ دِن میں کھڑا کر دُوں گا"

(یوحنّا ۲:۱۹)۔

یہ بھی اُس نئے دَور کے بارے میں ایک اور ڈرامائی دعویٰ تھا کیونکہ وُہ یہاں نہ صرف اپنے جسم کی طرف اِشارہ کر رہا تھا جو تین ۳ دن میں مُردوں میں سے زندہ کیا جائے گا بلکہ اپنے رُوحانی بدن یعنی کلیسیا کی طرف بھی جو اُس کے جی اُٹھنے کی قُدرت میں زندہ رہے گی۔ اُس کی کلیسیا ایک نئی اور رُوحانی ہیکل ہو گی یعنی خُدا کی سکُونت گاہ جو جلد ہی تباہ ہونے والی ہیرودؔیس کی ہیکل کی جگہ لے گی۔

شرُوع شرُوع میں یسوؔع کی تعلیم اور معجزوں سے جو شخص سب سے زیادہ مُتاثر ہُوا، وُہ ایک یہُودی ربّی نیکدیمؔس تھا۔ وُہ رات کے اندھیرے میں چھپ کر یسوؔع سے ملنے آیا۔ یسوؔع نے اُسے بتایا کہ اگر وُہ خُدا کی بادشاہت میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اُسے پاک رُوح کے ذریعہ نئی پیدائش کی ضرُورت ہے۔ کچھ عرصہ بعد جب یسوؔع پھر شمال کی طرف گلیلؔ کو جا رہا تھا تو اُس نے یہی یا اِسی قسم کا پیغام دیا لیکن اِس مرتبہ کسی

یہُودی کو نہیں بلکہ ایک سامری عورت کو۔ اُسے اُس نے بتایا کہ اُسے "زندگی کے پانی کی ضرُورت ہے جو اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے جاری رہے گا"۔ یہ پانی اُس کی پیاس بُجھا دے گا اور وُہ خُود ہی اُسے یہ دے سکتا ہے (نیکدیمُس کے لئے دیکھیں یوحنّا ۳:۱ مابعد اور سامری عورت کے لئے یوحنّا ۴:۴ مابعد)۔

یسوؔع مسیح کی پہلے سال کی خدمت کی دیگر تفصیلات کو بیان نہیں کیا گیا ہے۔ غالباً اِسی عرصہ میں اُس نے زیادہ تر یہُودیہؔ میں خِدمت کی۔ یہ ایک طرح سے تبدیلی کا عرصہ تھا جس میں مسیح کی خِدمت پر اُس کے پیش رَو یُوحنّا اِصطباغی کی خِدمت کا عکس پڑا ہُوا تھا۔ اِن دِنوں کے شاگرد بھی بپتسمہ دے رہے تھے۔ لہٰذا رفتہ رفتہ یسوؔع کے پیروکار یوحنّا کے پیروکاروں سے تعداد میں بڑھنے لگے۔ یُوحنّا اِس بات کو بڑی حلیمی سے یہ کہتے ہُوئے قبُول کرتا ہے کہ

"ضرُور ہے کہ وُہ بڑھے اور مَیں گھٹوں" (یوحنّا ۳:۲۲-۳۰)۔

لیکن یسوؔع کے لئے یہ ایک اِشارہ تھا کہ وُہ یہودؔیہ کو چھوڑ کر گلیلؔ کو جائے۔ اِس کے تھوڑے عرصے بعد یوحنّا کو گرفتار کر کے قید کر لیا گیا، اور یسوؔع کی گلیلی خِدمت یعنی مقبولیت کا سال شرُوع ہُوا (یوحنّا ۳:۲۴؛ ۴:۱-۳؛ مرقس ۱:۱۴)۔

مقبُولیّت کا سال

ایک دِن یسوؔع مسیح کو ناصرؔت کے عبادت خانہ میں سبت کی عبادت کے موقع پر یسعیاؔہ کا صحیفہ پڑھنے کو دیا گیا:

"خُداوند کا رُوح مُجھ پر ہے۔
اِس لئے کہ اُس نے مجھے غریبوں کو خوشخبری دینے کے لئے مسح کیا۔
اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ قیدیوں کی رہائی
اور اندھوں کو بینائی پانے کی خبر سُناؤں۔
کُچلے ہُوؤں کو آزاد کروں
اور خُداوند کے سالِ مقبُول کی منادی کروں" (لُوقا ۴:۱۸-۱۹)۔

اپنے پیغام کے دوران یسوع نے بڑی جرأت سے کہا کہ اِس پاک نوشتے کی تکمیل مَیں خود ہی ہوں۔ پہلے پہل تو جماعت اُس کے پُرفضل کلام کو سُن کر بڑی حیران ہُوئی۔ لیکن جب اُس نے یہ کہا کہ ایلیاہ نبی اور الیشع نبی کی طرح اُس کی خدمت اسرائیل کی نسبت غیر قوموں میں زیادہ مقبول ہوگی تو وُہ اِسقدر زیادہ غصّے میں آ گئے کہ اُنہوں نے اُسے شہر سے باہر نکال دیا اور یہاں تک کہ اُسے پہاڑ سے گرانے کی کوشش بھی کی۔ یہ اُس کی خدمت کے ردّ کئے جانے کا پہلا نشان تھا اور اُسے مجبوراً اپنا گھر اور مرکز ناصرت سے جھیل کے شمال مغربی ساحل پر کفر نحوم میں منتقل کرنا پڑا۔

اپنے دُوسرے سال میں یسوع نے کفر نحوم سے تمام گلیل میں مُتعدد سفر کئے۔ متّی رسُول اُس کی خدمت کی نوعیت کو یُوں بیان کرتا ہے:

"اور یسوع تمام گلیل میں پھرتا رہا اور اُنکے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہی کی خوشخبری کی منادی کرتا اور لوگوں کی ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری کو دُور کرتا رہا" (متّی ۴:۲۳ مقابلہ کریں ۹:۳۵)۔

سب سے پہلے اُس نے منادی کی۔ مرقس کہتا ہے کہ اُس کی منادی کا مضمُون "خُدا کی خُوشخبری" تھا جسے اُس نے اِن الفاظ میں بیان کیا:

"وقت پُورا ہوگیا ہے اور خُدا کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔ توبہ کرو اور خوشخبری پر ایمان لاؤ" (مرقس ۱:۱۴-۱۵)۔

یہ بادشاہی، خُدا کا اِنسانی دلوں میں حکُومت کرنا تھا اور یسوع اُس کا افتتاح کرنے آیا تھا۔ اُس کی آمد پُرانے عہد نامہ کی اُمید کی تکمیل تھی۔ اور اِس بادشاہی کو "حاصل کرنے" یا اُس میں "داخل ہونے" کے لئے ضرُوری تھا کہ لوگ توبہ کریں اور ایمان لائیں اور بچوّں کی طرح حلیمی سے بادشاہی کی ذمّہ داریوں کو قبول کریں اور اُس کے تقاضوں کو پُورا کریں۔

پھر اُس نے تعلیم دی، یعنی اُس نے صرف بادشاہی کی خوشخبری کا اعلان کر کے لوگوں کو اُس میں داخل ہونے کو ہی نہیں کہا بلکہ اُس نے اپنے شاگردوں کو اِس بادشاہی کے قوانین بھی سکھائے۔ اگرچہ اِن قوانین کا خلاصہ پہاڑی وعظ میں ملتا ہے تاہم خُداوند یہ قوانین ایک طویل عرصے تک اپنے شاگردوں کو سکھاتا رہا۔ اِن قوانین کا نچوڑ یہ تھا

کہ اُس کے شاگرد دینوں اور فریسیوں دونوں میں سے کِسی ایک کی مانند نہ بنیں۔ اُس نے فرمایا: "اُن کی مانند نہ بنو"۔ اگر اُنہوں نے دُنیا کا نُور اور زمین کا نمک بننا ہے تو لازمی ہے کہ اُن کی راستبازی فقیہوں اور فریسیوں سے بڑھ کر ہو۔ اُنہیں اِن قوانین سے بچنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے اور نہ وُہ ریاکاروں کی طرح لوگوں کے سامنے محض دِکھاوے کی خاطر اُنہیں پُورا کریں بلکہ اِس بات کا خیال رکھیں کہ خُدا پوشیدگی میں دیکھتا اور دِلوں پر نظر کرتا ہے۔ مسیح کے شاگردوں کے لئے ضروری ہے کہ وُہ اپنی محبّت، اپنی دُعاؤں اور خواہشات میں غیر قوموں سے مختلف ہوں۔ وُہ اپنے دُشمنوں اور دوستوں دونوں سے محبّت کرنے والے ہوں۔ وُہ اپنی دُعاؤں میں فضول رٹ لگانے سے اجتناب کریں اور باپ سے بامعنی دُعا کیا کریں، اور وُہ پہلے خُدا کی بادشاہی اور اُس کی راستبازی کو تلاش کرنے والے ہوں نہ کہ اپنی مادی ضرُوریات کو۔

لوگ، یسوع مسیح کے اختیار کو دیکھ کر حیران تھے، کیونکہ وہ اُن کو فقیہوں کی طرح تعلیم نہیں دیتا تھا جو ہر وقت اِس بات پر زور دیتے تھے کہ وُہ کِس کے اختیار سے بولتے ہیں۔ اور نہ انبیاء کی مانند جو یہوواہ کے نام میں بولتے تھے، بلکہ یسوع اپنے اختیار اور اپنے نام میں بولتا تھا۔ وُہ کہا کرتا تھا کہ "مَیں تم سے سچ سچ کہتا ہُوں"۔

مزید براں، اُس نے اپنی تعلیم کو تقویّت پُہنچانے کے لئے عام فہم تمثیلوں سے کام لیا جو گنہگاروں کے لئے خُدا کی محبّت (مثلاً مُسرف بیٹے کی تمثیل)، نجات کے لئے خُدا کے رحم پر اعتماد کرنے کی ضرُورت (مثلاً فریسی اور گنہگار کی تمثیل)، وُہ محبّت جو ہمیں ایک دُوسرے سے رکھنی چاہیئے (مثلاً نیک سامری کی تمثیل)، جس طریقے سے خُدا کے کلام کو قبول جانا اور خُدا کی بادشاہی ترقی کرتی ہے (مثلاً بیج بونے والے اور رائی کے درخت کی تمثیل)، شاگردوں کی اپنی نعمتوں کو چمکانے اور استعمال کرنے کی ذمہ داری (توڑوں کی تمثیل) اور اُن لوگوں کی جو انجیل کو ردّ کرتے ہیں عدالت کو بیان کرتی ہیں (مثلاً کڑوے دانوں کی تمثیل)۔

پھر اُس نے لوگوں کو شفا بھی دی۔ اِس کے علاوہ اُس نے دیگر مُعجزات بھی کئے۔ مثلاً اُس نے جھیل میں طوفان کو ساکن کر دیا، پانی پر چلا اور چند روٹیوں اور مچھلیوں

CamScanner

کو بڑھایا اور یُوں فطرت پر اپنی قدرت کو ظاہر کیا۔ تاہم اُس کے عام معجزات کا تعلق شفا سے تھا۔ یہ بعض اوقات چھُونے سے اور بعض اوقات صرف کہہ دینے سے وقُوع میں آتے تھے۔ ایک لحاظ سے اُس کی شفا دینے کی خدمت کی بُنیاد اُس کی محبت تھی کیونکہ اُسے ہر قسم کے دُکھیوں کو دیکھ کر اُن پر ترس آتا تھا۔ لیکن اِس کے ساتھ ہی وُہ خُدا کی بادشاہی اور اُس کی اپنی اُلوہیت کا بھی نشان تھے۔ اِس شہادت کی بنا پر ہی یسوع نے یوحنّا اصطباغی کو قید میں تسلّی دلائی تھی:

"جو کچھ تُم نے دیکھا اور سُنا ہے جا کر یوحنّا سے بیان کر دو کہ
اندھے دیکھتے ہیں، لنگڑے چلتے پھرتے ہیں، کوڑھی پاک صاف
کئے جاتے ہیں، بہرے سُنتے ہیں، مُردے زندہ کئے جاتے ہیں،
غریبوں کو خوشخبری سُنائی جاتی ہے" (لوقا ۷: ۲۲)

اِسی طرح معجزے اِس بات کا نشان تھے کہ پیش قدمی کرتی ہُوئی خُدا کی بادشاہی کے سامنے بدی کی قوتیں پسپا ہو رہی ہیں:

"لیکن اگر مَیں بدرُوحوں کو خُدا کی قدرت سے نکالتا ہُوں تو
خُدا کی بادشاہی تمہارے پاس آ پُہنچی" (لوقا ۱۱: ۲۰)۔

یہ معجزات اِس بات کا بھی ثبوت تھے کہ مسیح خُدا کا بیٹا ہے کیونکہ اُن میں سے ہر ایک اُس کی الٰہی قدرت کو ظاہر کرتا تھا۔ پانچ ہزار کو کھانا کھلانے کے معجزے نے اُس کے اِس دعویٰ کی تصدیق کی کہ وُہ "زندگی کی روٹی" ہے۔ جنم کے اندھے کو شفا دینے سے اُس کا یہ دعویٰ ثابت ہُوا کہ وُہ "دُنیا کا نُور" ہے اور مُردوں کو جِلانے سے یہ کہ "قیامت اور زندگی" وُہ ہے۔

مسیح خُداوند نے اپنی اِس تہری خدمت یعنی منادی کرنے، تعلیم دینے اور شفا بخشنے کی خدمت میں اپنے بارہ [۱۲] شاگردوں کو بھی شامل کیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے اِن بارہ [۱۲] کو اپنی عام خدمت کے دُوسرے سال کے شرُوع میں چُنا اور شاگرد ہونے کے لئے بُلایا، اور اُن کو "رسُول" کا لقب عطا کیا جس سے اُن کے کام کی نوعیّت ظاہر ہوتی ہے۔ مَیں اِس موضُوع کی آگے چل کر مزید تشریح کرونگا جب ہم اُن کے لاثانی اختیار پر غور کریں گے۔ انسانی لحاظ سے تو یہ گروہ منفرق اور معمُولی سے لوگوں پر مُشتمل تھا۔ اِن

میں چار [۴] ماہی گیر تھے، ایک محصُول لینے والا، ایک سیاسی مجاہد اور ایک ایسا تھا جو غدّار ثابت ہُوا۔ اِس کے باوجُود بھی اُس نے اُنہیں اپنے ساتھ رکھا، اُن کی تربیّت کی اور انہیں منادی کرنے اور شفا دینے کے اختیار کے ساتھ دو دو [۲] کی ٹولیوں میں بھیجا۔

یسوع مسیح کی گلیلی خدمت کے دَوران اُس کے گرد لوگوں کی تعداد بڑھتی رہی اور تمام مُلک میں اِس توقع کے ساتھ کہ المسیح آگیا ہے جوش اور ہیجان پیدا ہوگیا:

"اُسکا چرچا زیادہ پھیلا اور بہت سے لوگ جمع ہُوئے کہ
اُسکی سُنیں اور اپنی بیماریوں سے شفا پائیں" (لوقا ۵: ۱۵)۔

ایسا معلُوم ہوتا ہے کہ جب یسوع مسیح نے پانچ ہزار کو کھانا کھلایا تو اُس کی ہردلعزیزی اپنے معراج پر تھی۔ یہ معجزہ یوحنّا اصطباغی کے قتل کئے جانے کے چند دن بعد کا ہے۔ چونکہ یہ پانچ ہزار مرد، عورتوں اور بچوّں کے علاوہ تھے (متی ۱۴: ۲۱) اِس لئے لوگوں کی کل تعداد اِس سے یقیناً دوگنی ہوگی۔ جب لوگ اُن پانچ جَو کی روٹیوں اور دو [۲] مچھلیوں سے معجزانہ طور پر کھا کر سیر ہو گئے تو اُن میں جوش و خروش اپنی انتہا کو پہنچ گیا۔ اُس وقت لوگوں میں یہ بات پھیلنے لگی کہ "جو نبی دُنیا میں آنے والا تھا فی الحقیقت یہی ہے" اور جوں جوں یہ افواہ پھیلتی گئی لوگوں کا ذہن بھی اِس مُعاملہ میں پُختہ ہوتا گیا۔ چنانچہ اُنہوں نے ارادہ کر لیا کہ وُہ اُسے زبردستی اپنا بادشاہ بنائیں گے یعنی اپنا قومی لیڈر تاکہ وُہ اُنہیں رومیوں کی غُلامی سے آزاد کرائے۔ لیکن مسیح کو اُن کے ارادے کا علم تھا، اِس لئے وُہ "پہاڑ پر اکیلا چلا گیا" (یوحنّا ۶: ۱۴-۱۵)۔

مُخالِفت کا سال

جھیل کے پار کفرنحوم پُہنچ کر یسوع نے عبادت خانہ میں وعظ کیا۔ اُس کا موضُوع روٹیوں اور مچھلیوں کا معجزہ تھا۔ وُہ سیاسی انقلابی بننے کے لئے نہیں آیا تھا۔ اُس نے کہا کہ وُہ زندگی کی روٹی ہے۔ جو کوئی اُس کے پاس آئے اور اُس پر ایمان لائے وُہ کبھی بھُوکا یا پیاسا نہ ہوگا۔ اور جہان کی زندگی کے لئے جو روٹی وُہ دیگا وُہ اُس کا اپنا گوشت ہے۔ یہ سُنتے ہی یہُودیوں میں فوراً

CS CamScanner

بحث چھڑ گئی:

"یہ شخص اپنا گوشت ہمیں کیونکر کھانے کو دے سکتا ہے؟"

یہاں تک کہ اُس کے شاگردوں کے لئے بھی اِس بات کو قبول کرنا مُشکل ہو گیا اور اُن میں سے "بہتیرے اُلٹے پھر گئے اور اس کے بعد اُس کے ساتھ نہ رہے" (یُوحنّا ۶: ۵۲، ۶۶)۔ اور اس کے ساتھ ہی جوش و خروش کی جو لہر اُٹھی تھی وُہ بھی سرد پڑ گئی۔

پس یسوؔع ایک مرتبہ پھر وہاں سے چلا گیا۔ اب وُہ گلیلؔ کی سرحد کے پار ایک لمبے سفر پر روانہ ہُوا۔ وُہ شمال مغرب میں صُورؔ اور صیدؔا کو (مرقس ۷: ۲۴) اور جھیل کے جنوب مشرق میں دِکُپلِسؔ کو گیا (مرقس ۷: ۳۱)۔ اِس کے بعد وُہ پھر شمال کی طرف روانہ ہُوا اور کوہِ حرموؔن کے دامن میں قیصریہ فِلپّیؔ کو گیا (مرقس ۸: ۲۷)۔ یہاں ایک نہایت اہم بات واقع ہُوئی جو غالباً انجیلی بیان میں ایک قسم کا پَن دھارا ہے۔

یسوؔع نے اپنے بارہ شاگردوں سے پُوچھا کہ لوگ اس کے مُتعلق کیا کہتے ہیں کہ وُہ کون ہے؟ اُنہوں نے اُسے بتایا کہ بعض اُسے یوحنّا بپتسمہ دینے والا، بعض ایلیّاہ اور بعض نبیوں میں سے ایک کہتے ہیں۔ لیکن اِس سوال کے جواب میں کہ اُس کے شاگردوں کا اُس کے بارے میں کیا خیال ہے پطرؔس نے فوراً جواب دیا کہ "تُو المسیح ہے"۔

مُمکن ہے کچھ قارئین کے نزدیک مسیح خُداوند کا ردِّ عمل بڑا عجیب ہو، کیونکہ اُس نے اُنہیں حُکم دیا کہ "میری بابت کِسی سے یہ نہ کہنا" (مرقس ۸: ۳۰)۔ لیکن اگلی آیت اِس کی وضاحت کر دیتی ہے:

"پھر وُہ اُنکو تعلیم دینے لگا کہ ضرُور ہے کہ ابنِ آدم بُہت دُکھ اُٹھائے اور بزرگ اور سردار کاہن اور فقیہہ اُسے ردّ کریں اور وُہ قتل کیا جائے اور تِین دِن کے بعد جی اُٹھے۔ اور اُس نے یہ بات صاف صاف کہی" (مرقس ۸: ۳۱-۳۲)۔

یسوؔع نے خاموش رہنے کا حُکم جو اُس نے اپنے مُتعدد معجزوں کے بعد بھی دُہرایا، اِس لئے دیا کیونکہ وُہ اُس وقت تک اپنے المسیح ہونے کو پوشیدہ رکھنا چاہتا تھا جب تک کہ وُہ اُس کو غلط سمجھتے ہیں جیسا کہ اُس واقعہ سے ظاہر ہے جبکہ

وُہ اُسے زبردستی بادشاہ بنانا چاہتے تھے۔

لیکن اب جبکہ پطرؔس نے اپنے ایمان کا صاف صاف اِقرار کیا، تو یسوؔع نے اپنی دُکھ اُٹھانے کی ضرُورت کے بارے میں تعلیم دینی شرُوع کر دی اور "یہ اُس نے کُھلم کُھلا کیا"۔ پہلے پہل تو پطرؔس اِس سچّائی کو قبول نہ کر سکا لیکن یسوؔع نے اِس پر اِصرار کیا اور اِس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ اِسی قسم کے جلال کا جو دُکھوں کے ذریعہ حاصِل ہوتا ہے یا موت کے وسیلہ زندگی کا تجربہ اُس کے پیروکاروں کو بھی ہوگا (مرقس ۸: ۳۴-۳۸)۔

چھ دِن کے بعد جیسے کہ اناجیلِ متوافقہ[ا] کے مُصنّفین بیان کرتے ہیں، خُداوند یسوؔع پطرؔس، یعقوؔب اور یوحنّاؔ کو لے کر ایک اُونچے پہاڑ (غالباً حرموؔن) پر گیا اور اُن کے سامنے اس کی صُورت بدل گئی۔ اُس کا چہرہ اور لباس نُور کی مانند چمکنے لگا۔ یہ اُس کے جلال، اُس کی بادشاہی کے جلال اور اُس کے جی اُٹھے بدن کے جلال کا پیشگی نظارہ تھا۔ یہ وُہ جلال تھا جس تک ایک دِن وُہ دُکھ اُٹھانے کے وسیلہ سے پہنچنے کو تھا۔

جب یسوؔع گلیلؔ کو واپس گیا تو وُہ اپنے شاگردوں کو متواتر اپنے آنے والے دُکھوں اور اپنے جی اُٹھنے کے بارے میں تعلیم دے رہا تھا (مرقس ۹: ۳۰-۳۱)۔ اِس کے جلد ہی بعد اُس نے جنوب کی طرف سفر شرُوع کیا (مرقس ۱۰: ۱)۔ اُس نے یروشلیم جانے کا مُصمّم ارادہ کیا (لُوقا ۹: ۵۱) اور راستہ بھر وُہ اِسی بات یعنی اُس کے دُکھوں اور بعد میں جی اُٹھنے پر زور دیتا رہا (مثلاً مرقس ۱۰: ۳۲-۳۴، ۴۵)۔ لُوقا اِس سفر اور اِس کے بارے میں جو ہدایات اُس نے دیں اُن کی کافی تفصیل مُہیّا کرتا ہے جبکہ باقی انجیل نویس اِس کے مُتعلق کچھ نہیں بتاتے (دیکھئے ۹: ۵۱-۱۸: ۱۴)۔ لُوقا ہمیں بتاتا ہے کہ یسوؔع نے اِشارہ کیا کہ اُس نے دُکھوں کا بپتسمہ ضرُور ہی لینا ہوگا اور جب تک وُہ نہ ہو لے وُہ کیا ہی تنگ رہے گا (لُوقا ۱۲: ۵۱)۔ بعد ازاں یسوؔع مسیح نے فرمایا:

[ا] متّی، مرقس اور لُوقا کی انجیل۔

"دیکھو ہم یروشلیم کو جاتے ہیں اور جتنی باتیں نبیوں کی معرفت
لکھی گئی ہیں ابنِ آدم کے حق میں پوری ہونگی" (لوقا ۱۸: ۳۱)۔

یسوع نے یروشلیم جانے کے لئے جو راستہ اختیار کیا وہ یریحو سے ہو کر جاتا تھا۔ یہ ایک نخلستان تھا جو اُس جگہ کے نزدیک واقع تھا جہاں دریائے یردن بحیرۂ مُردار میں گرتا ہے۔ یہاں پر ہی یسوع نے اندھے برتلمائی کو بینائی بخشی اور چھوٹے قد کے محصول لینے والے زکائی کو نجات دی (لوقا ۱۸: ۳۵-۱۹: ۱۰)۔ پھر اِس صحرائی شاہراہ سے مقدس شہر کو جانے کے لئے فوراً ہی اونچی چڑھائی آتی تھی۔ یہاں اناجیل متوافقہ کے مصنفین نے جو تاثر دیا ہے وہ یہ ہے کہ یہاں سے یسوع سیدھا یروشلیم کو گیا اور پھر اُس کے آخری ہفتہ کے واقعات شروع ہو گئے۔ لیکن ہم یوحنا کی انجیل سے جانتے ہیں کہ یسوع نے مزید چھ ماہ یہودیہ میں گذارے اور اس دوران وہ اکتوبر میں عیدِ خیام اور دسمبر میں عیدِ تجدید منانے کے لئے یروشلیم بھی گیا (یوحنا ۷: ۲، ۱۰، ۱۴؛ ۱۰: ۲۲-۲۳)۔ اس عرصہ میں اُس نے کہاں قیام کیا، اُس کے متعلق وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن بعض اوقات وہ یہودیہ کے بیابان میں رہا اور بعض اوقات وہ یردن کے دوسرے کنارے پر جہاں اُس نے بپتسمہ لیا تھا (یوحنا ۱۰: ۴۰؛ ۱۱: ۵۴)۔

جب وہ عیدوں کے موقعوں پر لوگوں کے سامنے آیا تو اُس کے دعوے (جن کی تصدیق معجزات سے ہوتی تھی) اور بھی واضح اور دلیرانہ بن گئے۔ اُس نے کہا کہ وہ زندگی کا پانی ہے، دُنیا کا نور ہے (جیسا کہ اندھے کو بینائی عطا کرنے سے ظاہر تھا)، عظیم "مَیں ہُوں" ہے جو ابرہام سے پیشتر ازل سے ہے، اچھا چرواہا جو اپنی بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے، اور قیامت اور زندگی ہے (جیسا کہ لعزر کو زندہ کرنے سے ظاہر تھا) (یوحنا ۷: ۳۷-۳۹؛ ۸: ۱۲؛ ۹: ۵؛ ۸: ۵۸؛ ۱۰: ۱۱؛ ۱۱: ۲۵-۲۶)۔ یہودی راہنماؤں کے نزدیک یہ دعوے انتہائی اشتعال انگیز تھے اور یہ کئی مرتبہ بیان ہوا ہے کہ اُنہوں نے اُسے کتنی ہی بار گرفتار اور ہلاک کرنے کی کوشش کی (یوحنا ۵: ۱۸؛ ۷: ۳۰، ۳۲؛ ۸: ۵۹؛ ۱۰: ۳۹؛ ۱۱: ۵۳، ۵۷)۔

اگرچہ اُس کی گلیلی خدمت کے دوران عوام نے بڑی پُرجوش تائید کی تھی، تو بھی وہ فقیہوں اور فریسیوں کی نکتہ چینی سے بچ نہ سکا۔ مرقس، چار واقعات بیان کرتا

ہے جن میں یسوع پر پہلے کُفر کا اِلزام لگایا گیا (کیونکہ اُس نے ایک آدمی کے گناہ مُعاف کئے تھے)، پھر یہ کہ وہ گنہگاروں کے ساتھ کھاتا پیتا ہے، وہ روزے نہیں رکھتا اور سبت کی پابندی نہیں کرتا (مرقس ۲: ۱-۲۸)۔ اپنے پر الزامات کا دفاع کرتے ہوئے جب یسوع نے یہ دعوی کیا کہ وہ ابنِ آدم ہوتے ہوئے گناہ مُعاف کرنے کا اختیار رکھتا ہے، وہ ایسا طبیب ہے جو گناہ کے بیماروں کو شفا دینے آیا ہے، دُلہا کی موجودگی میں شادی کے مہمان روزہ نہیں رکھ سکتے اور وہ سبت کا بھی مالک ہے تو اُسکے مخالفین کی نظروں میں اُسنے اپنا معاملہ اور بھی خراب کر لیا۔

وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ وہ اِس سے بھی آگے بڑھا۔ اُس نے فریسیوں کی ریاکاری کی اور آدمیوں کی بنائی ہُوئی روایات کو خُدا کے احکام کے اُوپر رکھنے کی مذمت کی (مثلاً لوقا ۱۱: ۳۷-۵۲؛ مرقس ۷: ۱-۱۳) اور بعد میں صدوقیوں کو خُدا کے کلام اور اُس کی قدرت کو نہ جاننے کے باعث تنبیہ کی (مرقس ۱۲: ۱۸-۲۷)۔ تناؤ، آہستہ آہستہ بڑھتا رہا۔ یہودی راہنما اُس کی لوگوں میں مقبولیت، اُس کے اُن کے کھوکھلے پن کو بے نقاب کرنے اور اُس کی پاکیزہ زندگی دیکھ کر شرم محسوس کرنے کے باعث حسد کرنے لگے۔ اب آخری تصادم محض وقت کی بات تھی۔

جب یسوع کوہِ زیتون کے گرد گھومتی ہُوئی سڑک کے اُس مقام پر پہنچا جہاں سے یروشلیم نظر آتا تھا تو وہ اپنے آنسو ضبط نہ کر سکا۔ وہ رونے لگا اور کہا:

"کاشکہ تو اپنے اِسی دن میں سلامتی کی باتیں جانتا! مگر اب
وہ تیری آنکھوں سے چھپ گئی ہیں"۔
(لوقا ۱۹: ۴۱-۴۲)۔

اگرچہ یہ صاف معلوم ہوتا تھا کہ یروشلیم اُسے یقیناً رد کر دے گا، تو بھی وہ آخری کوشش کرتا ہے۔ وہ زکریاہ نبی کی پیشین گوئی کے مُطابق ایک مانگے ہُوئے گدھے پر سوار ہو کر یروشلیم میں داخل ہوتا ہے:

"اے بنتِ صیون تو نہایت شادمان ہو۔ اے دُخترِ یروشلیم
خوب للکار کیونکہ دیکھ تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے۔ وہ صادق
ہے اور نجات اُس کے ہاتھ میں ہے۔ وہ حلیم ہے اور گدھے
پر بلکہ جوان گدھے پر سوار ہے" (زکریاہ ۹: ۹؛ متی ۲۱: ۵)۔

لوگ جو اُس کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے اُس کے حق میں نعرے مار رہے تھے۔ اُنہوں نے درختوں کی شاخیں کاٹیں اَور اپنے کپڑے بصُورت قالین اُس کے راستے میں بچھائے تاکہ وُہ اُن کے اُوپر سے جائے۔ اُنہوں نے کھجُور کی شاخیں ہَوا میں لہرائیں اَور پُکار پُکار کر کہا "ہوشعنا"۔ کیونکہ یہ اُس کا یروشلیم میں فاتحانہ داخلہ تھا۔ لیکن اُس کی فتح میں حُکّام شامل نہیں تھے اَور یہ تھوڑے عرصے تک ہی قائم رہی۔ اُس نے دُوسری مرتبہ ہیکل کو پاک کرنے سے اُنہیں اَور بھی اپنا مخالف بنا لیا (مرقس ۱۱: ۱۵-۱۹) اَور آئندہ تین دِنوں میں یعنی سوموار سے بُدھ تک اُن کی مخالفت بے حد بڑھ گئی۔ اُنہوں نے اُسے مذہبی اَور سیاسی بحث میں اُلجھا لیا، لیکن وُہ اُس میں کوئی قصُور نہ پا سکے (مرقس باب ۱۲)۔ مسیح نے فریسیوں کی مذہبی ریاکاری پر بار بار افسوس کیا (متی ۲۳ باب) اَور اپنے شاگردوں کو یروشلیم پر آنے والی تباہی اَور اُن کی متوقع مخالفت کے بارے میں آگاہ کیا اَور یہ کہ اُس کی آمدِ ثانی پر تاریخ اپنے اِختتام کو پہنچ جائے گی (متی ۲۴ باب؛ مرقس ۱۳ باب؛ لُوقا ۲۱ باب)۔

یسوع مسیح کی مَوت اَور قیامت

اِس آخری ہفتہ کی جُمعرات سے عیدِ فسح شرُوع ہوتی تھی اَور ایک لحاظ سے یہ عیدِ فسح ہی کا دِن تھا۔ یسوع جانتا تھا کہ اُس کا "وقت" جس کے بارے میں اُس نے بار بار کہا کہ ابھی نہیں آیا، بالآخر آ پہنچا ہے۔ یہ بے مثال دُکھوں کا وقت ہو گا لیکن اِس کے ساتھ ہی یہ اُس کے جلال پانے کا وقت بھی ہو گا جس کے ذریعہ وُہ پُوری طرح ظاہر کیا جائے گا اَور غیر قَوموں کے لئے بھی نجات کی تکمیل کا سبب بنے گا

(یوحنا ۱۲: ۲۰-۳۳)۔

یسوع مسیح نے اپنی آزادی کے آخری چند گھنٹے اپنے بارہ[۱۲] شاگردوں کے ساتھ اُس بالاخانہ میں گذارے جو اُس کے کِسی بہی خواہ نے اُسے عارضی طور پر دیا تھا۔ یہاں اُنہوں نے مِل کر فسح کا کھانا کھایا۔ اِس کھانے کے دَوران اُس نے غلاموں کی خِدمت انجام دی جو ظاہر ہے شاگردوں میں سے کوئی بھی کرنے کو تیار نہ تھا۔ اُس

نے اُن کے پاؤں دھوئے۔ کھانے کے دَوران اَور بعد میں اُس نے اُنہیں روٹی اَور مَے دی جو اُس کے بدن اور خوُن کی نمائندگی کرتے تھے جو اُن کی نجات کے لئے توڑا اَور بہایا جانے والا تھا۔ اُس نے اُنہیں حُکم دیا کہ وُہ اُس کی یاد میں اِسی طرح کھایا اَور پیا کریں۔ پھر اُس نے اُن کو اپنے ساتھ نئے اَور قریبی تعلقات قائم کرنے کے بارے میں ہدایات دیں جو موعُودہ پاک رُوح اُن کے لئے مُمکن بنا دے گا۔ نیز اُس نے اُن کے لئے دُعا کی کہ باپ اُنہیں ایک خاص اُمّت کے طور پر قائم رکھے جو اَب دُنیا کے نہیں بلکہ اُس کے نمائندہ کے طور سے اِس جہان میں زِندگی بسر کرتے رہیں گے۔

جب یسوع اَور اُس کے شاگرد بالاخانہ سے اُٹھے تو کافی رات گذر چُکی تھی۔ وُہ شہر کی سنسان گلیوں میں سے ہوتے ہُوئے قدرون کی وادی تک گئے اَور پھر اُسے پار کر کے کوہِ زیتون کی چڑھائی چڑھنے لگے۔ گتسمنی کے باغ میں یسوع نے بڑی دلسوزی سے دُعا کی اَور چاہا کہ اُسے "یہ پیالہ" نہ پینا پڑے، جو پُرانے عہد نامہ میں گُناہ پر خُدا کے غضب کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن ہر دُعا کے اختتام پر اُس نے اپنے آپ کو نئے سِرے سے خُدا کی مرضی کے تابع کیا اَور فیصلہ کیا کہ وُہ اِسے ضرُور پیئے گا۔ اُسی لمحہ ہیکل کے سپاہی اُسے گرفتار کرنے کے لئے آئے۔ اُن کے پاس مشعلیں اَور ہتھیار تھے اَور اُس وقت یہوداہ نے مسیح کی نشاندہی کر کے اُسے پکڑوا دیا۔

اب چھ[۶] الگ الگ پیشیوں کا تھکا دینے والا سِلسلہ (اُس رات اَور اگلی صُبح تک) شرُوع ہُوا۔ تین[۳] پیشیاں یہُودی عدالت میں، ایک[۱] ہیرودیس کے اَور دو[۲] پیلاطُس کے سامنے ہُوئیں۔ جب جھُوٹے گواہوں نے یسوع پر الزام لگائے تو اُس نے کوئی جواب نہ دِیا۔ لیکن جب سردار کاہن نے دریافت کِیا کہ آیا وُہ خُدا کا بیٹا مسیح ہے تو اُس نے بڑی دلیری سے اِقرار کِیا کہ وُہ ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے فوراً ہی اُس پر کُفر کا فتویٰ لگا کر مَوت کا حُکم سُنا دِیا۔ اِنصاف کا یہ خوُن اُس کے لئے اَور بھی تلخ بنا دیا گیا جب کِسی نے اُسے مارا اَور کِسی نے اُس کے مُنہ پر تھُوکا۔ پھر پطرس کے بُزدلانہ انکار نے اِس کی تلخی کو اَور بھی گہرا کر دیا۔

چونکہ رومی قانُون کے مُطابق یہُودیوں کو کِسی کو مَوت کی سزا دینے کا اختیار نہیں

تھا، اِس لئے ضروری تھا کہ رُومی حاکم اُس کی تصدیق کرے۔ پنطُس پیلاطُس بڑا ماہر مُنتظم تھا لیکن اِسکے ساتھ ساتھ سنگدِل بھی بیحد تھا۔ یہُودیوں نے یسُوعؔ پر جو سیاسی اِلزامات لگائے تھے یعنی کہ وُہ لوگوں کو قیصر کو خراج دینے سے منع کرتا اور خُود بادشاہ ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے، اُن کو اُس نے جلدی جلدی پرکھا۔ یسُوعؔ سے بادشاہت کے متعلق چند سوال کرنے سے وُہ مُطمئِن ہوگیا کہ قیدی انقلابی نہیں ہے۔ لیکن پیلاطُس ایک ایسا شخص تھا جو اصُولوں پر چلنے کی بجائے مُصلحت سے کام لیتا تھا۔ وُہ یسُوعؔ کو بری بھی کرنا چاہتا تھا اور اِس کے ساتھ ساتھ یہُودیوں کو بھی مطمئِن کرنا چاہتا تھا۔ پس اُس نے کئی ایک طریقے آزمائے۔ وُہ خیال کرتا تھا کہ اگر یسُوعؔ کو کوڑے لگائے جائیں یا ہیرودیس کے پاس سماعت کے لئے بھیجا جائے یا عیدِ فسح کے دستُور کے مُطابق مُعافی دی جائے تو مُمکن ہے کہ وُہ مُطمئِن ہو جائیں؟ لیکن یہُودیوں نے اُسے فیصلہ کرنے پر مجبُور کیا۔ اور جب اُنہوں نے اشارۃً یہ کہا کہ اگر وُہ یسُوعؔ کو چھوڑ دے گا تو وُہ قیصر کا خیر خواہ نہیں ہوگا تو اُس نے اپنا ذہن بنالیا۔ اُس نے جھُوٹی معصُومیت سے کام لیتے ہُوئے سب کے سامنے اپنے ہاتھ دھوئے اور یسُوعؔ کو تمسخر اُڑانے، کوڑے مارنے اور صلیب دینے کے لئے اُن کے حوالہ کر دیا۔

صلیب، سزائے مَوت دینے کا بڑا ہولناک طریقہ تھا۔ رومیوں کے نزدیک یہ ایک شرمناک طریقہ تھا اور صرف غلاموں اور نہایت خراب قسم کے مُجرموں کے لئے مخصُوص تھا۔ اِس سے تکلیف کا عرصہ بڑھ جاتا تھا اور بعض اوقات مُجرم کی مَوت کئی کئی دنوں تک واقع نہیں ہوتی تھی۔

یسُوعؔ نے اپنی اِس مُصیبت کو کس نظر سے دیکھا اور کیسے برداشت کیا، یہ اُس کے اُن سات کلمات سے ظاہر ہے جو اُس نے صلیب پر سے کہے۔ پہلے تین[۳] یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وُہ دُوسروں کی بھلائی کی خاطر اپنے دُکھوں کو بھُول سکتا تھا۔ اُس نے اپنے دُکھ دینے والوں کے لئے مُعافی کی دُعا کی، اُس نے اپنی ماں کو یوحنّاؔ کی حفاظت میں دیا اور اپنے ساتھ مصلُوب ہونے اور توبہ کرنے والے ڈاکو کو بہشت کی نوید سُنائی (لُوقا ۲۳: ۳۴؛ یوحنّا ۱۹: ۲۶-۲۷؛ لوقا ۲۳: ۴۳)۔

ایسا معلُوم ہوتا ہے کہ اِس کے بعد یسُوعؔ کئی گھنٹوں تک خاموش رہا۔ اُس

دَوران مُلک میں اندھیرا چھایا ہُوا تھا۔ پھر اُس نے غالباً جلدی جلدی یکے بعد دیگرے مزید چار[۴] کلمات کہے جن سے ہمیں کسی حد تک اُس کے دُکھوں کی نوعیت اور اُن کے مقصد کا پتہ چلتا ہے (یوحنّا ۱۹: ۲۸؛ مرقس ۱۵: ۳۳، ۳۴؛ یوحنّا ۱۹: ۳۰؛ لوقا ۲۳: ۴۶)۔ پہلا، "مَیں پیاسا ہُوں" سے اُس کی جسمانی اذیت ظاہر ہوتی ہے۔ پھر "اے میرے خُدا! اے میرے خُدا! تُو نے مجُھے کیوں چھوڑ دیا؟" یہ کلمہ جس سے ایسا معلُوم ہوتا ہے کہ خُدا نے اُس وقت اُس سے مُنہ پھیر لیا تھا، سوال کی صُورت میں اِس لئے پیش نہیں کیا گیا کہ مسیح اُس کا جواب نہیں جانتا تھا بلکہ یہ کہ اُس وقت مسیح زبُور ۲۲: ۱ پیش کر رہا تھا۔ یہ اُس نے اِس لئے پیش کیا کیونکہ وُہ اُس کو پُورا کر رہا تھا۔ خُدا کی یہ کنارہ کشی جس کا اُسے تجربہ ہُوا، ہمارے گُناہوں پر الٰہی عدالت تھی۔ وُہ خُدا کے غضب کا پیالہ پی رہا تھا۔ اِس کے فوراً ہی بعد فتح کا نعرہ بلند ہُوا۔ یہ دو[۲] الفاظ پر مشتمل تھا: "تمام ہُوا"۔ یہ اِس بات کو ظاہر کرتا تھا کہ جس کام کے لئے وُہ اِس دُنیا میں آیا تھا وُہ اب پُورا ہو چُکا ہے۔ آخر میں اُس نے اپنی رُوح کو اپنے باپ کے سپُرد یہ دکھانے کے لئے کیا کہ اُس کی مَوت رضا کارانہ اور اُس کا اپنا فعل ہے:

"اے باپ! مَیں اپنی رُوح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہُوں"

(لُوقا ۲۳: ۴۶)۔

مسیح خُداوند کی مَوت اور تدفین کے ۳۶ گھنٹے بعد خُدا نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کیا اور یہ اِس بات کا ثبُوت تھا کہ وُہ بے فائدہ نہیں مُوا۔ ایسٹر کے دِن الصُّبح مریم مگدلینی اور دیگر عورتیں ارمتیاہ کے یُوسفؔ کی قبر پر آئیں تاکہ تدفین کی باقی ماندہ رسُومات کو جو سبت کی وجہ سے پُوری نہ کی جاسکی تھیں پُورا کریں۔ لیکن جب وُہ قبر پر پہنچیں تو دیکھا کہ قبر کے مُنہ پر سے پتھر ہٹا ہُوا ہے اور قبر خالی ہے۔ جب پطرسؔ اور یوحنّاؔ کو یہ خبر مِلی تو وُہ قبر کو دوڑے گئے۔ اور جب اُنہوں نے قبر میں جھانکا تو دیکھا کہ لاش وہاں نہیں ہے لیکن کفن جس حالت میں کفنایا گیا تھا اُسی حالت میں پڑا ہُوا ہے۔ یہ اِس بات کا بیّن ثبوت تھا کہ انسانی ہاتھوں نے اُسے نہیں چھیڑا تھا بلکہ خُدا ہی نے اُسے مَوت سے زندہ کیا تھا۔ اُنہوں نے "دیکھا اور یقین کیا"۔

اِس کے بعد جی اُٹھا مسیح لوگوں پر ظاہر ہونے لگا۔ پہلے انفرادی طور پر وُہ مریم

مگدلینی اور پطرس کو دِکھائی دِیا۔ پھر راہ میں دو شاگردوں کو جو یروشلیم سے اماؤس کو جا رہے تھے۔ پھر اُسی شام دس شاگردوں کو اور آنے والے اتوار کو تمام شاگردوں پر جبکہ توما بھی اُن کے ساتھ تھا۔ بعد ازاں جب شاگرد گلیل کو گئے تو وُہ وہاں ایک پہاڑ پر پھر جھیل کے کنارے اُن پر ظاہر ہُوا۔ اپنے ہر ظہور پر مسیح نے یہ ثبوت بہم پہنچایا کہ وُہ اپنی موت سے پہلے والا مسیح ہے اگرچہ اب وُہ عجیب طریقے سے تبدیل ہو چکا ہے۔ پھر اُس نے اُنہیں حُکم دیا کہ وُہ تمام دُنیا میں جائیں اور سب قوموں میں سے شاگرد بنائیں۔

مسیح، چالیس دِن تک دِکھائی دیتا رہا۔ آخری بار وُہ کوہِ زیتون پر ظاہر ہُوا۔ اُس نے شاگردوں سے وعدہ کیا کہ جب پاک رُوح اُن پر نازل ہوگا تو وُہ اُنہیں اُس کی گواہی دینے کی قوّت دے گا۔ پھر اُس نے اُنہیں برکت دی اور آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ اگر ہم اِس کے مقصد کو جانتے ہیں تو ہمیں مسیح کے صعودِ آسمانی کی نوعیت پر شک کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ طریقہ، اُس کے یہاں سے رُخصت ہونے کے لئے ضرُوری نہیں تھا، کیونکہ باپ کے پاس جانے کے لئے خلا میں سفر کرنے کی ضرُورت نہیں تھی۔ وُہ جیسے پہلے غائب ہو جاتا تھا اب بھی غائب ہو سکتا تھا۔ اُس کا اُن کی آنکھوں کے سامنے آسمان پر جانے کا مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ اُس کا یہاں سے جانا حتمی ہے۔ اب وُہ اپنے جلال میں ہی واپس آئے گا۔ پس شاگرد بڑی خوشی مناتے ہُوئے یروشلیم کو واپس آ کر اِنتظار کرنے لگے، لیکن یسوع مسیح کا نہیں کہ وُہ پھر پہلے کی طرح ظاہر ہوگا بلکہ قدرت کے ساتھ پاک رُوح کے آنے کا جس کا یسوع مسیح نے اُن سے وعدہ کیا تھا۔

نوزاد کلیسیا

شاگردوں کو صِرف دس دِن اِنتظار کرنا پڑا۔ جب وُہ مِل کر دُعا کر رہے تھے تو اچانک ہی وُہ وعدہ پُورا ہو گیا۔ زور کی آندھی کے سناٹے اور آگ کے شعلوں کی سی بھڑکتی ہُوئی زبانوں کے ساتھ پاک رُوح اُن پر نازِل ہُوا اور وُہ سب رُوح القدس

سے بھر گئے۔ یہ واقعہ مسیح یسوع کے زمین پر نجات بخش کام کا عروج تھا، جیسا کہ پطرس نے اُسی صُبح اپنے وعظ میں کہا کہ یہ یسوع مسیح ہی تھا جس نے اپنی پیدائش، موت، قیامت اور صعودِ آسمانی کی اہمیت کو آسمان سے پاک رُوح نازِل کر کے ظاہر کیا۔

پنتکُست کو بنیادی بشارتی واقعہ بھی سمجھنا چاہیئے۔ غیر زبانوں کا مُعجزہ جو شاگردوں نے بولی تھیں عالمگیر مسیحی برادری کو ظاہر کرتا ہے جو انجیل کے ذریعہ جلد ہی وجُود میں آنے والی تھی۔ اُس دِن تین ہزار اشخاص توبہ کر کے ایمان لائے، بپتسمہ لیا اور کلیسیا میں شامِل ہُوئے:

"اور یہ رسُولوں سے تعلیم پانے اور رفاقت رکھنے میں اور روٹی توڑنے اور دُعا کرنے میں مشغول رہے" (اعمال ۲: ۴۲)۔

یہ دیکھ کر کہ رسُولوں نے کِس قدر صفائی اور زور کے ساتھ منادی کی بڑی حیرانی ہوتی ہے۔ لُوقا، پطرس رسُول کے مواعظ کے چار نمُونے پیش کرتا ہے: پنتکُست کے دِن، ہیکل کے دروازے پر جو خوبصُورت کہلاتا ہے ایک لنگڑے کو شِفا دینے کے بعد، یہُودیوں کی صدرِ عدالت کے سامنے اور کرنیلیس کے گھرانے کے سامنے (اعمال ۲: ۱۴-۱۸؛ ۳: ۱۲-۲۶؛ ۵: ۲۹-۳۲؛ ۱۰: ۳۴-۴۳)۔ اگرچہ وُہ ان میں سے ہر ایک کو مختصراً بیان کرتا ہے، تو بھی وُہ پطرس کی منادی کے مضمون اور طریقے کو ظاہر کرنے کے لئے کافی ہیں۔

پطرس رسُول نے یسوع مسیح کی زندگی، موت اور قیامت کی منادی کی۔ خُدا نے اُس کی زِندگی میں اُس کی تصدیق مُعجزات کے ذریعہ کی۔ اُس کی موت، خُدا کے مقصد کو پُورا کرنے اور انسان کی بدی دونوں کے لئے ضروری تھی (اعمال ۲: ۲۳)۔ اگرچہ لوگوں نے اُسے ردّ کر کے ہلاک کر دیا، خُدا نے اُسے مُردوں میں سے جِلا کر اُس کی تائید کی۔ اور اَب وُہ بطور خُداوند، المسیح، نجات دہندہ اور مُنصِف سرفراز ہے۔ مزید براں، اِس کی دوہری تصدیق ہوتی ہے، ایک عہدِ عتیق کی گواہی کے ذریعہ اور دُوسرے چشم دید گواہوں کے وسیلے۔ لہٰذا لوگ اپنے گُناہوں سے توبہ کریں، یسوع مسیح پر ایمان لائیں اور بپتسمہ لیں تو پھر ہی وُہ برکات جِن کا وعدہ خُدا نے ابرہام کی نسل سے کیا

CS CamScanner

تھا یعنی گناہوں کی معافی اور رُوح کی نعمت اُنہیں ملیں گی۔

لیکن ہمیں یہ کبھی بھی خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ اِس نوزاد کلیسیا کو مسائل کا سامنا نہیں تھا۔ جُونہی مسیح خُداوند نے اپنے پاک رُوح کے ذریعہ دُنیا کو فتح کرنے کے لئے حملہ کیا تو شیطان نے فوراً بڑا زبردست جوابی حملہ کیا۔ اُس کی حکمتِ عملی تہری تھی۔

پہلی، اُس نے ایذا رسانی کا ظالمانہ ہتھیار اِستعمال کیا (اعمال ابواب ۳ - ۵)۔ جب پطرس اور یُوحنا "لوگوں کو تعلیم دیتے اور یسوع کی نظیر دے کر مُردوں کے جی اُٹھنے کی منادی کرتے تھے" (اعمال ۴: ۱-۲) تو اُنہیں گرفتار کر لیا گیا اور صدرِ عدالت کے سامنے پیش کیا گیا۔ اُنہوں نے بڑی دلیری کے ساتھ یسوع کی گواہی دی اور کہا کہ صرف وہی نجات دہندہ ہے۔ صدرِ عدالت بڑی متاثر ہُوئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وُہ اَن پڑھ لوگ ہیں۔ تاہم اُس نے اُنہیں تاکید کی کہ "یسوع کا نام لے کر ہرگز بات نہ کرنا اور نہ تعلیم دینا"۔ پطرس اور یُوحنا نے جواب دیا کہ اُنہیں آدمیوں کی نسبت خُدا کا حُکم ماننا زیادہ فرض ہے اور پھر یہ کہ مُمکن نہیں کہ جو ہم نے دیکھا اور سُنا وُہ نہ کہیں۔ اِس کے بعد اُنہوں نے اُنہیں مزید ڈرایا اور دھمکایا اور رہا کر دیا۔ رسُول سیدھے اپنے مسیحی دوستوں کے پاس گئے اور کُل کائنات اور تاریخ کے خُداوند سے دُعا کی۔ اپنی حفاظت کے لئے نہیں بلکہ یہ کہ خُدا اُنہیں اپنے کلام کو پھیلانے کی قوّت بخشے۔ اُنہیں پھر گرفتار کر لیا گیا اور اِس دفعہ قید میں ڈال دیا گیا۔ لیکن خُداوند کے فرشتہ نے اُنہیں رہا کر دیا اور کہا کہ ہیکل میں جا کر منادی کریں۔ ایک مرتبہ پھر اُنہیں گرفتار کر لیا گیا لیکن صدرِ عدالت کے ایک رُکن گملی ایل نے عدالت کو مُتنبّہ کرتے ہُوئے کہا کہ ممکن ہے اُنہیں روکنے سے آپ خُدا کی مخالفت کرنے والے ٹھہرو! پس اُنہوں نے اُنہیں صرف مارنے پیٹنے پر اِکتفا کیا اور اپنے پُرانے حُکم کو دُہراتے ہُوئے کہا کہ وُہ یسوع کا نام لے کر منادی نہ کریں۔ لیکن رسُولوں کا ردّعمل کیا تھا؟

"پس وُہ عدالت سے اِس بات پر خُوش ہو کر چلے گئے کہ ہم اُس نام کی خاطر بے عزّت ہونے کے لائق تو ٹھہرے۔ اور وُہ ہیکل میں اور گھروں میں ہر روز تعلیم دینے اور اِس بات کی خوشخبری سُنانے سے کہ یسوع ہی مسیح ہے باز نہ آئے" (اعمال ۵: ۴۱-۴۲)۔

شیطان نے کلیسیا کے خِلاف جو دُوسرے ہتھیار اِستعمال کئے وُہ زیادہ پُرفریب تھے۔ جب وُہ خارجی دباؤ سے کلیسیا کو دبانے میں ناکام رہا تو اُس نے اندر سے ہی کلیسیا کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔

اِبتدائی مسیحیوں کی سخاوت نے متعدد لوگوں کو اپنی زمین فروخت کرنے پر اُکسایا اور وُہ اُس کی قیمت لا کر رسُولوں کو دے دیتے تھے تاکہ وُہ ضرورتمندوں کی ضرورت کو رفع کرا سکیں۔ ایک جوڑے حننیاہ اور سفیرہ نے بھی اپنی زمین بیچنے کا فیصلہ کیا لیکن اُنہوں نے اُس کی کُل قیمت میں سے کُچھ روپیہ رکھ لیا اور یہ ظاہر کیا کہ وُہ کُل قیمت دے رہے ہیں۔ جائیداد فروخت کرنے سے پہلے اور بعد میں بھی اُن کے اپنے اِختیار میں تھی کہ جیسا کہ بعد میں پطرس نے کہا۔ اُن پر ایسی کوئی پابندی نہیں تھی کہ جتنا روپیہ اُنہیں مِلا ہے وُہ ضرور ہی سب کا سب دیں۔ اُن کا گُناہ یہ تھا کہ کُل روپیہ دِئے بغیر یہ ظاہر کرنا چاہتے تھے کہ اُنہوں نے سب کا سب دے دیا ہے۔ اگر وُہ اپنی دھوکا دہی میں کامیاب ہو جاتے تو پھر ریاکاری مسیحیوں میں آ جاتی۔ لیکن پطرس نے اُن کے جھوٹ کو پکڑ لیا اور اُنہیں اپنی دروغ گوئی کی قیمت اپنی جان دے کر ادا کرنی پڑی (اعمال ۵: ۱-۱۱)۔

شیطان کا تیسرا ہتھیار بلاواسطہ تھا۔ یہ رسُولوں کو سماجی کاموں (یعنی مسیحی بیواؤں کی خبرگیری میں مصرُوف رکھنا) میں اُلجھانا تھا تاکہ اُن کی توجہ تعلیم دینے اور منادی کرنے کی طرف سے ہٹ جائے جس کے لئے خُداوند نے اُنہیں بُلایا تھا۔ لیکن رسُولوں نے اِس خطرے کو بھانپ لیا۔ چنانچہ اُنہوں نے شاگردوں سے کہا کہ وُہ اپنے میں سے سات آدمیوں کو چُن لیں (عام طور پر اُنہیں ڈیکن کہا جاتا ہے) تاکہ وُہ کلیسیا کے ضرورتمندوں کی دیکھ بھال کریں اور رسُول اُس کام میں جو خُدا نے اُن کے سپرد کیا ہے مصروف رہ سکیں یعنی دُعا میں اور کلام کی خِدمت میں (اعمال ۶: ۱-۶)۔

جب شیطان کے یہ تینوں حربے ناکام رہے تو پھر ہی لُوقا یہ لکھ سکا:

"اور خُدا کا کلام پھیلتا رہا اور یروشلیم میں شاگردوں کا شمار بہت ہی بڑھتا گیا" (اعمال ۶: ۷)۔

اِن سات ڈیکنوں میں سے ایک ستفنس تھا۔ وُہ فضل، ایمان، دانائی اور

قوّت سے معمور تھا۔ اُس پر الزام تھا کہ اُس نے موسوی شریعت اور ہیکل کے خلاف کُفر کی باتیں کی ہیں اِس لئے اُسے صدرِ عدالت کے سامنے پیش کیا گیا۔ اُس نے اعمال باب ۷ میں مرقوم اپنے دفاع میں جو بیان دیا وہ اِسرائیل کے ساتھ خُدا کے سلوک کو بڑی اچھی طرح بیان کرتا ہے۔ اِس کا مقصد یہ بتانا تھا کہ خُدا کسی مقام یا بلڈنگ میں محدود نہیں ہے بلکہ اُس کا تعلق اپنی اُمّت سے ہے جس کا وہ خُدا ہے۔ اُس نے اپنی تقریر کے آخر میں اپنے پر اِلزام لگانے والوں پر اِلزام لگایا۔ اُس نے کہا کہ وہ گردن کش لوگ ہیں جو ہمیشہ ہی رُوح القُدس کی مزاحمت کرتے ہیں اور اب وہ یسوع مسیح کو ہلاک کرنے کے مجرم ہیں۔ جب اُنہوں نے یہ سُنا تو اُس پر جھپٹے اور اُسے گھسیٹ کر شہر سے باہر لے گئے اور سنگسار کر دیا۔

لیکن خُدا کی تجویز کے مطابق، پہلے مسیحی شہید کی موت نے رُکاوٹ بننے کی بجائے انجیل کے پھیلانے میں بہت مدد کی، کیونکہ اِس کی وجہ سے بعد ازاں جو ظلم و ستم مسیحیوں پر ڈھایا گیا اُس نے اُنہیں تمام یہودیہ اور گلیل میں پراگندہ کر دیا اور جہاں کہیں بھی وہ گئے "کلام کی خوشخبری دیتے پھرے" (اعمال ۸: ۱-۴)۔ ان میں فلپّس بھی تھا جو اُن سات ڈیکنوں میں سے تھا۔ اُسے سامریوں میں جن سے یہودی صدیوں سے نفرت کرتے آرہے تھے کلام کے پھیلانے میں بڑی کامیابی ہوئی۔ پس رسُولوں نے (جو یروشلیم میں ٹھہرے رہے تھے) پطرس اور یوحنّا کو حقیقتِ حال معلوم کرنے کے لئے وہاں بھیجا۔ اُنہوں نے جو کچھ ہُوا تھا اُس کی تصدیق کی اور یوں اُنہوں نے کلیسیا کو یہودی اور سامری کی آپس کی کشاکش کی بدعت سے بچا لیا۔ فلپّس نے مسیحِ مصلوب کی خوشخبری ایک حبشی وزیر کو بھی دی جو یروشلیم سے اپنے وطن واپس جا رہا تھا (اعمال ۸: ۵-۴۰)۔

سامریہ اور ایتھوپیا میں انجیل کی خوشخبری کا پہنچنا، غیر یہودیوں میں انجیل پھیلانے کا آغاز تھا۔ لُوقا، اعمال کی کتاب میں دو آدمیوں کے مسیح کے قدموں میں آنے کے اہم واقعات کا ذکر کرتا ہے یعنی ترسس کے ساؤل اور پطرس کی گواہی کے ذریعہ رومی صُوبیدار کُرنیلیس کا۔ یہ واقعات اُس اہم کردار کو ظاہر کرتے ہیں جو پطرس اور پولس رسُول نے کلیسیا کے دروازے غیر قوموں کے لئے کھولنے میں ادا کیا تھا۔

سب سے پہلے ساؤل ترسی کا ذکر اُس وقت آتا ہے جب وہ اُن لوگوں کے

کپڑوں کی جو ستفنس کو سنگسار کر رہے تھے نگہبانی کر رہا تھا۔ قیاس ہے کہ وہ اُس مسیحی شہید کی دلیری اور محبّت کو کبھی فراموش نہ کر سکا جس نے اپنے دشمنوں کی مُعافی کے لئے دُعا کی۔ لیکن وہ اپنے ضمیر کی آواز کو متواتر دباتا رہا اور کلیسیا کو ستاتا ہی گیا جب تک کہ وہ یادگار دن نہ آ پہنچا (اس کا ذکر اعمال میں تین مرتبہ آیا ہے) جب دمشق کی راہ پر مسیح اُس پر ظاہر ہُوا (جیسا کہ اُس نے بعد میں کہا) اور اُسے پکڑ لیا۔ جب وہ دمشق پہنچا تو حننیاہ کی زبانی علم ہُوا کہ خُدا نے اُسے رسُول اور ساتھ ہی شاگرد ہونے اور یہودیوں اور غیر قوموں تک مسیح کا نام پہنچانے کے لئے اپنا خاص وسیلہ بننے کے لئے بُلایا ہے (اعمال ۹: ۱۵)۔ غالباً اُس کی تبدیلی مسیح کی مصلوبیت کے بعد تین سے پانچ سال کے درمیان ہُوئی۔

لُوقا، کُرنیلیس کے مسیح کے قدموں میں آنے کے واقعہ کو اِس قدر اہم سمجھتا تھا کہ اُس نے اِس کہانی کے بیان کے لئے اعمال کی کتاب میں تقریباً ۲ دو باب وقف کر دیئے (اعمال ابواب ۱۰ اور ۱۱)۔ کیونکہ، اگرچہ وہ "خُدا ترس" آدمی تھا تو بھی وہ غیر یہودی تھا۔ کُرنیلیس کے گھر جانے اور اُس کے سامنے انجیل پیش کرنے کے لئے خُدا کو پطرس کو خاص رویا کے ذریعہ قائل کرنا پڑا۔ اور اُس وقت پنتکُست کے واقعہ کو یہ دکھانے کے لئے خاص طور پر دُہرایا گیا کہ اب خُدا یہودی اور غیر یہودی میں کوئی اِمتیاز نہیں کرتا اور کہ وہ پاکیزگی اور رُوح القُدس تمام ایمانداروں کو بلا اِمتیاز دیتا ہے (اعمال ۱۰: ۴۷؛ ۱۱: ۱۷؛ ۱۵: ۷-۱۱)۔ یہ آگے کی طرف ایک بہت بڑی چھلانگ تھی۔

ستفنس کی شہادت کے بعد اُن میں سے بعض لوگوں نے جو یروشلیم چھوڑ کر چلے گئے تھے شمال میں انطاکیہ کی طرف سفر کیا۔ انطاکیہ، ارام کا نہ صرف دارالحکومت تھا بلکہ تمام سلطنت میں تیسرا مشہور شہر تھا۔ یہاں اُنہوں نے یونانیوں میں منادی کی اور بہت سے لوگ ایمان لائے۔ جب یروشلیم کی کلیسیا نے یہ سُنا تو اُنہوں نے برنباس کو انطاکیہ بھیجا اور وہ اپنی مدد کے لئے پولس کو اپنے ساتھ لے گیا۔ کچھ عرصہ تک وہ دونوں نو مُریدوں کو تعلیم دیتے رہے۔ سب سے پہلے انطاکیہ میں ہی غیر یہودی کلیسیا قائم ہُوئی اور پہلی مرتبہ شاگرد وہیں "مسیحی" کہلائے اور یہاں ہی سے پہلی بشارتی مُہم کا آغاز ہُوا (اعمال ۱۱: ۱۹-۲۶؛ ۱۳: ۱-۳)۔ یہ زمانہ تقریباً ۴۷ء کا تھا۔

CamScanner

پہلا بشارتی سفر

پاک رُوح کی راہنمائی کی تابع فرمانی کرتے ہُوئے کلیسیا نے جن مبشّروں کو چُنا وُہ برنباسؔ اور پولسؔ تھے۔ اُنہوں نے مرقسؔ (برنباسؔ کے رِشتہ دار) کو بھی اپنے ساتھ جانے کی دعوت دی۔ وُہ پہلے جہاز پر کُپرسؔ گئے۔ یہ برنباسؔ کا وطن تھا۔ پھر وُہ شمال مغرب کی طرف آسیہؔ میں پمفولیہؔ کے شہر پرگہؔ کو گئے۔ غالباً وُہ پمفولیہ کی دلدلوں سے خوفزدہ تھا کیونکہ عُلماٗ کے خیال کے مُطابق پولُسؔ یہاں مُلیریا میں مُبتلا ہو گیا تھا جس سے اُس کی نظر کو بڑا نقصان پہنچا تھا۔ بہرحال جب وُہ سطحِ مُرتفع پر چڑھے اور گلتیہؔ پہنچے تو ایسا معلُوم ہوتا ہے کہ اُس آنکھ کی بیماری کے باعث اُس کی شکل قدرے بگڑ گئی تھی (گلتیوں ۴: ۱۳-۱۵)۔ پہلا شہر جہاں پولُسؔ گیا وُہ پسدیہؔ کا انطاکیہ تھا۔ وہاں اُس نے عبادتخانہ میں وعظ کیا اور بہت سے یہُودیوں نے مسیح کو قبول کیا۔ لیکن جب ایمان نہ لانے والے یہُودیوں نے پولُسؔ کے وعظ کی مخالفت کی تو اُس نے ایک دلیرانہ قدم اُٹھایا اور غیر قوموں کی طرف متوجہ ہُوا اور جب مخالفین نے اُنہیں شہر سے باہر نکال دیا تو وُہ اور برنباسؔ گلتیہؔ کے تین شہروں یعنی اکنیمؔ، لُسترہؔ (یہاں بُت پرستوں نے اُن کی بطور دیوتا قریباً پرستش کی اور یہُودیوں نے پولُسؔ کو بطور کافر سنگسار کیا) اور دربےؔ کو گئے۔ پھر اسی راستے واپس ہوتے ہُوئے اُنہوں نے نومُریدوں کو مضبُوط کیا اور ہر ایک کلیسیا میں اُنکی تربیّت اور نگہداشت کے لئے ایلڈر مُقرر کئے (پہلے بشارتی سفر کی داستان کو اعمال ۱۳: ۴- ۱۴: ۲۸ میں بیان کیا گیا ہے)۔

انطاکیہؔ واپس پہنچ کر اُنہوں نے کلیسیا کو جمع کیا اور بتایا کہ خُدا نے کیا کُچھ کیا اور خاص طور پر یہ کہ کِس طرح خُدا نے گلتیہؔ کے غیر یہُودیوں کے لئے ایمان کا دروازہ کھول دیا (اعمال ۱۴: ۲۷)۔ لیکن اِس خُوشی مناتی ہُوئی کلیسیا میں جلد ہی جھگڑے شرُوع ہو گئے کیونکہ وہاں یروشلیمؔ سے یہُودیت پرست مسیحیوں کی ایک جماعت پہنچی جس نے یہ تعلیم دینی شرُوع کر دی کہ جب تک غیر قوم مُوسوی شریعت کو نہیں مانتے اور ختنہ

پولُسؔ رسُول کے بشارتی سفر

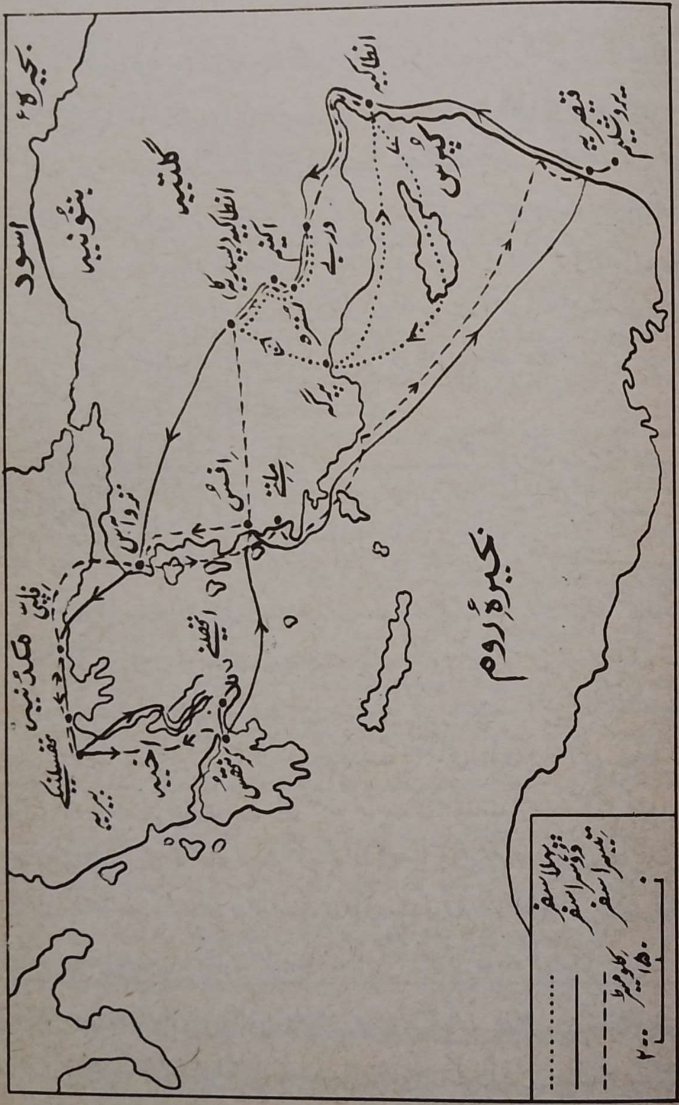

نہیں کراتے وُہ نجات نہیں پا سکتے (اعمال ۱۵: ۱، ۵)۔ پولُس نے اُن سے سخت بحث کی۔ اَور جب پطرس نے یہُودیوں کے ڈر سے عارضی طور پر گلتی مسیحیوں سے رفاقت رکھنا ترک کر دیا تو پولُس نے اُسے بھی سب کے سامنے ملامت کی (گلتیوں ۲: ۱۱-۱۴)۔

اَیسا معلُوم ہوتا ہے کہ یہُودیت کے پرچاروں کا پُرفریب اثر گلتیہ کی کلیسیاؤں میں بھی پہُنچ چکا تھا۔ بربِنا پولُس نے اپنا سب سے پہلا خط اُنہیں ہی لکھا۔ گلتیوں کے نام اپنے خط میں وُہ مسیح کی طرف سے اپنے رسُول ہونے کا دفاع کرتا ہے اور اُنہیں یقین دلاتا ہے کہ اُس کے اَور یروشلیم کے رسُولوں کے درمیان کوئی اِختلاف نہیں۔ وُہ یہُودیت کو ردّ کرتا ہے اَور کہتا ہے کہ یہ کوئی خوشخبری نہیں ہے، زور دیتا ہے کہ نجات ایمان کے وسیلے خُدا کے فضل سے ختنہ یا شریعت کے کاموں یا کسی اَور چیز کے اضافہ کے بغیر ہے اور اپنے گلتی قارئین سے درخواست کرتا ہے کہ وُہ اپنی مسیحی آزادی کو مضبُوطی سے تھامے رہیں۔

انطاکیہ کی کلیسیا نے اِس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے جو یہُودیت کے پرچاروں نے اُٹھایا تھا پولُس اَور برنباس کو یروشلیم بھیجا۔ چنانچہ اِس بات کا فیصلہ کرنے کے لئے قریباً ۴۹ء یا ۵۰ء میں "یروشلیم کی کونسل" مُنعقد ہُوئی (تفصیلات کے لئے دیکھئے اعمال باب ۱۵)۔ کافی بحث مباحثہ کے بعد پطرس نے (جو اَب اپنی غلطی کی اِصلاح کر چُکا تھا) کرنیلیس کی تبدیلی کے حالات بیان کئے۔ تب پولُس اَور برنباس نے بتایا کہ خُدا نے اُن کی خِدمت کے وسیلہ سے کیا کچھ کیا ہے۔ آخِر میں خُداوند کے بھائی یعقوب نے عہدِ عتیق کا حوالہ دیتے ہُوئے اِختتامی بیان دیا۔ اُس نے کہا کہ غیر قوم نومُریدوں کو نجات کے لئے ختنہ کرانے کی ضرُورت نہیں۔ تاہم کمزور ایمان یہُودی مسیحی کا لحاظ کرتے ہُوئے اَور کلیسیا میں غیر قوم اَور یہُودی بھائیوں میں رفاقت بڑھانے کے لئے درخواست کی جاتی ہے کہ وُہ رضا کارانہ طور پر کھانے اَور شادی کے بارے میں یہُودی شریعت کے چند مخصُوص قوانین[1] پر عمل کریں۔

---

[1] اعمال ۱۵: ۲۰، ۲۹ میں جس یونانی لفظ کا ترجمہ "حرامکاری" کیا گیا ہے مُمکن ہے وُہ خاص طور پر زناکاری کو یا پھر عام حرامکاری کو یا شادی کے بارے میں اِن باتوں کے دائرہ میں رہتے ہُوئے یہُودی قوانین کو بیان کرتا ہے جن کے بارے میں منع کیا گیا تھا۔

یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ نئے عہدنامہ میں "یعقوب کا خط" اِسی یعقوب نے لکھا تھا۔ غالباً یہ تقریباً اُسی وقت لکھا گیا۔ اِس کا زور اِس بات پر ہے کہ سچّا، زندہ اَور بچاتے والا ایمان، برادرانہ مَحبّت، خُود ضبطی اَور خُدا پرستانہ زندگی سے ظاہر ہوگا۔

دُوسرا بشارتی سفر

یروشلیم کے بُزرگوں اَور رسُولوں سے خط لے کر جس میں کونسل کا فیصلہ دَرج تھا، پولُس رسُول اپنے دُوسرے بشارتی سفر پر روانہ ہُوا۔ اِس سفر میں سیلاس اُس کے ساتھ تھا (دُوسرے سفر کی رُوداد اعمال ۱۵: ۳۶- ۱۸: ۲۲ میں بیان کی گئی ہے)۔ وُہ گلتیہ کی کلیسیاؤں میں گئے اور کونسل کا فیصلہ اُنہیں دیا۔ لُسترہ کے مقام پر پولُس نے تیمتھیس کو اپنے ساتھ جانے کی دعوت دی۔ چونکہ اُس کا باپ غیر یہُودی تھا، اِس لئے اُس نے مقامی یہُودیوں کا لحاظ کرتے ہُوئے اُس کا ختنہ کیا، کیونکہ اب فضل کے ذریعہ سے نجات کا اُصُول قائم ہو چُکا تھا اَور وُہ اِس اصُول میں تھوڑی نرمی برت سکتا تھا (اعمال ۱۶: ۱-۴؛ مقابلہ ۱-کرنتھیوں ۹: ۱۹، ۲۰)۔

پاک رُوح نے پولُس کو جنوب مغرب میں اِفسس یا شمال کی طرف بتونیہ جانے سے روک دیا اِس لئے وُہ اَور اُس کے ساتھی مغرب کی طرف نہ گئے بلکہ وُہ بحیرہ ایجین کے ساحل پر تروآس چلے گئے۔ یہاں پولُس نے خواب میں دیکھا کہ ایک یُونانی آدمی اُس سے مکدنیہ جانے اَور اُن کی مدد کرنے کی درخواست کر رہا ہے۔ اُس نے اَور اُس کے دوستوں نے اِس رویا سے یہ سمجھا کہ خُدا اُسے یُورپ میں اِنجیل پھیلانے کو کہہ رہا ہے۔ اَور لُوقا جو اعمال کی کتاب کا مُصنّف ہے "اسمِ ضمیر "ہم" اِستعمال کر کے یہ ظاہر کرتا ہے کہ وُہ بھی اُن کے ساتھ گیا تھا۔

مکدنیہ، یُونان کا شمالی صُوبہ تھا۔ اِن مُبشّروں نے اُسکے تین[3] بڑے شہروں فلپی (یہاں پولُس اور سیلاس نے قید میں ایک یادگار رات گذاری)، تھسلنیکے (یہاں تین[4] ہفتوں کی منادی کے دوران مُتعدد لوگ ایمان لائے) اور بیریہ میں منادی کی۔

یہاں سے پولُس اخیہ کو گیا۔ یہ یُونان کا جنوبی صُوبہ تھا۔ یہاں اُنہوں نے اُس کے دو بڑے شہروں ایتھنے اور کرنتھس میں انجیل کی منادی کی۔

ایتھنے میں پولُس رسُول کی جو تصویر ملتی ہے وُہ بڑی متاثر کُن ہے۔ رسُول تنہا یونان کی قدیم عظمت کے درمیان کھڑا ہے۔ اور جب وُہ شہر میں سے گُذرا تو جس چیز نے اُس پر گہرا اثر ڈالا وُہ اِس شہر کی خوبصُورتی نہیں تھی بلکہ بُت پرستی۔ اِس وجہ سے اُس کے دِل میں گہرا اضطراب پیدا ہُوا۔ پس اُس نے پہلے یہودیوں کے ساتھ عبادت خانہ میں، پھر بازار میں گذرتے ہُوئے لوگوں سے اور آخر میں مشہور اریوپگُس کی کونسل کے سامنے ستوئیکی اور اپکوری فلاسفروں سے بحث کی۔ اُس نے اُن کے سامنے یسُوعؔ مسیح، قیامت اور عدالت کے بارے میں وفاداری سے منادی کی۔

جب وُہ ابھی ایتھنے میں تھا تو تیمتھیس اُس سے آملا، لیکن پولُس ایذارسانی کے دوران تھِسلنیکے کی کلیسیا کے حالات معلوم کرنے کے لئے بڑا فکرمند تھا۔ چنانچہ اُس نے تیمتھیس کو فوراً تھِسلنیکے بھیجا تاکہ وُہ وہاں کے حالات دریافت کرے اور کلیسیا کی ایمان میں قائم رہنے کے لئے حوصلہ افزائی بھی کرے (۱۔تھِسلنیکیوں ۳:۱-۵)۔ جس وقت تیمتھیس واپس آیا تو اُس وقت تک پولُس کرنتھس جا چُکا تھا (۱۔تھِسلنیکیوں ۳:۶؛ اعمال ۱۸:۵)۔ جو خوشخبری وُہ لایا تھا وُہ تھِسلنیکی کلیسیا کو پہلا اور اِس کے بعد جلد ہی دُوسرا خط لِکھنے کی وجہ بنی۔

اِن خطُوط میں پولُس اُن کے ایمان، محبّت اور مُستقل مِزاجی، اور جو مثال وُہ مکِدُنیہ اور اخیہ کے ایمانداروں کے سامنے قائم کر رہے تھے اُس کے لئے خوشی مناتا ہے (۱۔تھِسلنیکیوں باب ۱)۔ وُہ یہاں بھی یہُودی اِلزام لگانے والوں کے خلاف اپنا دِفاع کرتا ہے (۱۔تھِسلنیکیوں باب ۲)۔ پھر وُہ اُن کو نصیحت کرتا ہے کہ وُہ اپنی روزی خود کمائیں اور اِس مفرُوضہ کی بنیاد پر کام کرنا ترک نہ کریں کہ بس اَب مسیح آنے ہی والا ہے، اپنی غمی میں ہمّت نہ ہاریں کیونکہ جب مسیح آئے گا تو زِندوں کو مُردوں پر ترجیح نہیں مِلے گی اور کہ وُہ اپنے آپ کو شہوت پرستی سے پاک رکھیں۔ جب اُس نے یہ لِکھا تو غالباً اُس کے ذہن میں تین ۳ باتیں تھِیں:

"بے قاعِدہ چلنے والوں کو سمجھاؤ۔ کم ہِمّتوں کو دلاسا دو، کمزوروں کو سنبھالو" (۱۔تھِسلنیکیوں ۵:۱۴)۔

پولُس نے کرنتھس میں ڈیڑھ سال تک قیام کیا۔ وُہ اپنے عام دستُور کے مُطابق پہلے یہُودیوں کو خوشخبری سُناتا۔ اُس نے وہاں کے عبادت خانہ کے سردار کرسپُس کو خُداوند کے لئے جیت لیا۔ لیکن جب یہُودیوں نے اُس کی مُخالِفت کی اور دُشنام طرازی کی تو پھر وُہ غیر قوموں کی طرف متوجہ ہُوا۔ اِس سِلسلہ میں اُسے اخیہ کے صُوبیدار گلیّو کی طرف سے بھی غیر متوقع مدد مِلی۔ یہ خُداوند کے فضل کے لئے حقیقتاً ایک عجیب فتح تھی کہ کرنتھس جیسے شیطان کے گڑھ میں یہُودیوں اور غیر یہُودیوں پر مُشتمِل مسیحی کلیسیا قائم ہُوئی۔

تیسرا بشارتی سفر

پولُس رسُول انطاکیہ جاتے ہُوئے مُختصر عرصہ کے لئے اِفسُس میں رُکا جو رُومی صُوبہ آسیہ کا اہم شہر تھا۔ غالباً رسُول اُس کی مرکزی اہمیّت سے اِس قدر متاثر تھا کہ وُہ اپنے تیسرے بشارتی سفر کے آغاز میں سیدھا وہاں گیا (تیسرے بشارتی سفر کی داستان اعمال ۱۸:۲۳-۲۱:۱۶ میں درج ہے)۔ تین ماہ تک عبادتخانوں میں تعلیم دینے کے بعد اُس نے بشارتی طریقوں میں نئے انداز کو اپنایا۔ اُس نے "تُرنُّس کا مدرسہ" جو غالباً" کوئی سکُول یا لیکچر ہال تھا کرایہ پر لیا اور ڈیڑھ سال تک وُہ ہر روز (بعض کے مُطابق صبح ۱۱ بجے سے ۴ بجے سہ پہر تک) انجیل پر بحث کیا کرتا تھا۔ اگر ہم یہ خیال کریں کہ وُہ ہفتہ میں چھ ۶ دِن بحث کیا کرتا تھا تو اُس نے انجیلی بحث پر ۳۱۲۰ گھنٹے صَرف کئے۔ چنانچہ اِس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں کہ "آسیہ کے رہنے والوں کیا یہُودی کیا یُونانی سب نے خُداوند کا کلام سُنا" (اعمال ۱۹:۱۰)۔

جب وُہ اِفسُس میں تھا تو اُسے تعلیمی اور اخلاقی بِنا پر کرنتھس کی کلیسیا کی طرف سے بڑی پریشانی ہُوئی۔ کرنتھی مُسافروں کے ذریعہ دِل شکن خبریں مِلنے پر جو کلیسیا کی طرف سے مُتعدد سوالات بھی لائے تھے اُس نے دُوسرا خط لِکھا جو اَب ہمارا کرنتھس کے نام پہلا خط ہے۔ پہلا خط جس کا ذِکر ۱۔کرنتھیوں ۵:۹ میں مِلتا ہے گُم ہو گیا تھا۔ اِس میں وُہ، جو نعمتیں خُدا نے کلیسیا کو دی تھِیں اُن کے لئے خُدا کا

شُکر کرتا ہے (۱-کرنتھیوں ۱:۴-۹)۔ لیکن اِس کے ساتھ ہی وُہ اُن تفرقوں پر جن کے باعث کلیسیا بٹی ہُوئی تھی اَور خِدمت کے اُس غلط نظریہ پر جو اُن تفرقوں کی پَیداوار تھی افسوس کرتا ہے (۱-کرنتھیوں ۱:۱۰-۴:۲۱)۔ وُہ اُس حرامکاری کے لئے بھی افسوس کرتا ہے جو کلیسیا میں پائی جاتی تھی اَور جس کی طرف سے وُہ آنکھیں بند کِئے ہُوئے تھے (۱-کرنتھیوں ۵:۶) اَور اُن بے قاعِدگیوں کے لئے بھی جن کی اُنہوں نے اپنی عام عبادتوں میں اِجازت دے رکھی تھی (۱-کرنتھیوں باب ۱۱)۔ اُن کے سوالات کے جواب میں وُہ شادی (۱-کرنتھیوں باب ۷)، بُتوں کی نذر کِئے ہُوئے کھانے کھانے (۱-کرنتھیوں ابواب ۸-۱۰) اَور نعمتوں کے صحیح اَور غلط اِستعمال (۱-کرنتھیوں ابواب ۱۲-۱۴) کے بارے میں جواب دیتا ہے۔ پھر وُہ اپنی خوشخبری کا خُلاصہ پیش کرتا اَور مسیح اَور مسیحیوں کی قیامت پر خاص طور پر زور دیتا ہے (باب ۱۵)۔

اَیسا معلُوم ہوتا ہے کہ یہ خط متوقع اثر پیدا کرنے میں ناکام رہا، کیونکہ پَولُس نے خُود کرنتھس جانے کا فیصلہ کیا۔ بعدازاں، وُہ اِسے "تکلیف دِہ مُلاقات" کہتا ہے (۲-کرنتھیوں ۲:۱) کیونکہ اُس وقت ایک کلیسیائی راہنما نے کُھلّم کُھلّا اُس کے اختیار کو چیلنج کیا۔ یہ چیلنج اِس قدر خطرناک تھا کہ وہاں سے آنے کے بعد پَولُس نے ایک اَور خط لِکھا (عام طور پر اِسے سخت خط کہا جاتا ہے) اَور اِصرار کیا کہ اُس شخص کو سزا دی جائے۔ غالباً یہ خط بھی گُم ہوگیا لیکن بعض عُلماء کے نزدیک یہ خط گُم نہیں ہُوا بلکہ ۲-کرنتھیوں ابواب ۱۰-۱۳ میں شامل ہے۔ بہرحال اِس "سخت خط" کے مُطابق عمل کیا گیا اَور اُس شخص کو قرار واقعی سزا دی گئی۔ جب پولُس نے طِطُس کی زبانی اُن کی وفاداری کے متعلق سُنا (۲-کرنتھیوں ۱:۱۲-۱۴) تو اُنہیں فوراً ایک اَور خط لِکھا۔

یہ ہمارا کرنتھیوں کے نام دُوسرا خط ہے۔ اِس میں وُہ اُس باغی راہنما کو "مُعاف کرنے اَور تسلّی دینے" کو کہتا ہے کیونکہ اُسے کافی سزا مِل چُکی ہے (۲-کرنتھیوں ۲:۵-۱۱)۔ وُہ اُنہیں مسیحی خِدمت کی شادمانی، مسائل اَور ذمّہ داریوں کے مُتعلق لِکھتا ہے (۲-کرنتھیوں ابواب ۳-۶) اَور دو ابواب میں اُس اپیل کے بارے میں بتاتا ہے جو اُس نے یہُودیہ کی غریب کلیسیا کے لئے پیسے جمع کرنے کے سِلسلہ میں مکدُنیہ اَور اخیہ کی کلیسیاؤں سے کی تھی (۲-کرنتھیوں ابواب ۸ اَور ۹)۔ آخر میں وُہ اپنے رسُولی

اِختیار کا دِفاع ایک طویل بیان میں کرتا ہے (۲-کرنتھیوں ابواب ۱۰-۱۳)۔

اِس خط میں وُہ اپنے اِس اِرادہ کو بھی ظاہر کرتا ہے کہ وُہ اُن کے پاس تیسری مرتبہ آنا چاہتا ہے (۲-کرنتھیوں ۱۲:۱۴؛ ۱۳:۱)۔ بعد میں وُہ واقعی اُن کے پاس گیا بھی۔ اِفسُس کے لوگ "ارتمس دیوی" کے عظیم الشان مندر پر بڑا فخر کرتے تھے۔ یہ سات عجائباتِ دُنیا میں شمار ہوتا تھا۔ جب بُت پرست کثیر تعداد میں مسیحیت کو قبول کرنے لگے تو سُناروں نے اِسے مندر کے تبرکات یا دیوی کی یادگار بنانے کی تجارت پر ایک زبردست حملہ سمجھا (اعمال ۱۹:۲۳-۴۱)۔ پس وہاں سخت بلوہ ہوگیا یہاں تک کہ پَولُس شہر چھوڑ کر پہلے مکدُنیہ اَور پھر وہاں سے اخیہ چلا گیا (اعمال ۱۹:۲۱، ۲۲؛ ۲۰:۱، ۲)۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پَولُس نے کرنتھس میں گیُس کے گھر میں تین ماہ تک قیام کیا اَور کہ اُس نے یہاں سے ہی رومیوں کے نام خط لکھا (رومیوں ۱۶:۲۳؛ ۱-کرنتھیوں ۱:۱۴)۔ اِس میں وُہ رومہ کے مسیحیوں کو بتاتا ہے کہ وُہ نہ صِرف اُن سے مِلنے اَور اُن کی حوصلہ افزائی کرنے کا مُشتاق ہے بلکہ دُنیا کے اِس دارالحکُومت میں انجیل کی منادی کرنے (رومیوں ۱:۸-۱۵) اَور پھر وہاں سے آگے سپین جانے کا بھی (رومیوں ۱۵:۱۸-۲۹)۔ لہٰذا وُہ اِس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہُوئے اُس خوشخبری کو جو اُس کے سپُرد ہُوئی اَور جس کے لئے اُس نے اپنی زِندگی وقف کر رکھی تھی کھول کر بیان کرتا ہے۔

وُہ پہلے اِنسان کی ہولناک پستی کو بیان کرتا ہے اَور پھر یہ کہتا ہے کہ اُن کے گُناہ اَور خطاؤں کے لحاظ سے یہُودی اَور غیر قوموں میں کوئی فرق نہیں (رومیوں ابواب ۱-۳:۲۰)۔ اَور نہ نجات کی پیشکش کے لحاظ سے اُن میں کوئی فرق ہے:

"یہُودں اَور یُونانیوں میں کُچھ فرق نہیں اِسلئے کہ وُہی سب کا خُداوند ہے اَور اپنے سب دُعا کرنے والوں کے لئے فیاض ہے"

(رومیوں ۱:۱۶؛ ۳:۲۲، ۲۳؛ ۱۰:۱۲-۱۳)

یہ نجات خُدا کے فضل کے وسیلے سے مُفت بخشش ہے اَور اِس کی بُنیاد مسیح کی مَوت پر ہے اَور جیسا کہ پُرانا عہدنامہ خُود بیان کرتا ہے ایمان سے مِلتی ہے نہ کہ اعمالِ حسنہ سے (رومیوں ۳:۲۱-۵:۲۱)۔ ایمان نہ صرف ایک گنہگار کو راستباز ٹھہراتا ہے بلکہ مسیح کے ساتھ پیوست بھی کرتا ہے۔ اَور "مسیح میں" یعنی ایمان کے وسیلہ مسیح

ایک (دیدنی طور پر) اور بپتسمہ کے ذریعہ (نادیدنی طور پر) کے ساتھ پیوست ہونے ایماندار آزادی کی قطعی نئی زندگی بسر کرنے لگتا ہے۔ وُہ خُدا کا غلام ہونے کے باعث گناہ کے تسلط سے آزاد ہے (رومیوں باب ۶)۔ وُہ دِل میں سکونت کرنے والے رُوح کے وسیلے سے شریعت کی غُلامی سے آزاد ہے (رومیوں ۷: ۱-۸: ۱۳)، اور وہ خُدا کا فرزند ہونے کے باعث بدی کے تمام خوف سے خواہ وُہ زندگی میں ہے یا مَوت میں آزاد ہے (رومیوں ۸: ۱۴-۳۹)۔

اب پولس رسُول ایک خاص مسئلہ سے نبرد آزما ہوتا ہے جو اُس کے لئے گہرے دُکھ کا باعث بنا ہُوا تھا: یہ کیونکر ہُوا کہ یہودیوں نے جو خُدا کی خاص اُمّت ہیں یسوع کو بطور اپنا المسیح قبول نہیں کیا؟ ایسا تو ہرگز نہیں ہو سکتا کہ خُدا کا وعدہ پُورا نہ ہو جائے! یہودیوں کی بے اعتقادی کی عجیب حالت کو خُدا کے چُناؤ کے پُراسرار طریقے میں (رومیوں باب ۹)، بطور ایک نافرمان اور ضدّی اُمّت اُن کی بغاوت میں (رومیوں باب ۱۰، خاص طور پر آیت ۲۱ دیکھئے)، اور اس وسیع تاریخی منظر میں سمجھا جا سکتا ہے کہ ایک دن یہودیوں اور غیر قوموں دونوں کا "بھرپور ہونا" پُورا ہوگا اور "اُس صُورت میں تمام اسرائیل نجات پائے گا" (رومیوں باب ۱۱، خاص طور پر آیات ۱۲، ۲۵-۲۶ دیکھئے)۔

اِس مضمون کی تشریح کے بعد پولس عملی پاکیزگی کی زندگی کی طرف واپس آتا ہے۔ وُہ کہتا ہے کہ خُدا کے تمام لوگوں کو خُدا کی رحمتوں کے باعث ایک دُوسرے کی خدمت میں (رومیوں باب ۱۲)، اچھے شہری ہونے کی حیثیت میں (باب ۱۳) اور برادرانہ محبّت میں جو کمزور سے کمزور بھائی کو بھی جو شکّی طبیعت رکھتا ہے قبول کرتی ہے (رومیوں ابواب ۱۴، ۱۵) پاکیزہ زندگی بسر کرنی چاہیئے۔

اب پولس رسُول اور اُس کے ساتھی کرنتھس سے یروشلیم کے طویل سفر پر روانہ ہوئے (اعمال ۲۰: ۳-۲۱: ۱۶)، اور وُہ اپنے ساتھ یہودیہ کی کلیسیا کے لئے جو چندہ جمع کیا گیا تھا لیتے گئے۔ جن بندرگاہوں پر وُہ ٹھہرے، اُن میں سے ایک تروآس تھی (یہاں پولس نے آدھی رات تک وعظ کیا اور اُن کی رفاقت صبح سویرے تک قائم رہی)، اور دوسری مِلیتس تھی (یہاں پولس نے اِفسیوں کی کلیسیا کے بزرگوں کے سامنے بڑی اثر انگیز تقریر کی)۔

پولس کی گرفتاری اور رومہ کو سفر

جب وُہ بالآخر اپنی منزل پر پہنچے تو ابھی اُنہیں یروشلیم میں آئے ہُوئے ایک ہفتہ نہیں ہُوا تھا کہ آسیہ کے چند یہودیوں نے اُس پر کینہ پروری سے یہ الزام لگایا کہ اُس نے لوگوں کو اکسایا کہ وُہ مُوسوی شریعت پر نہ چلیں، نیز اُس نے یونانیوں کو اپنے ساتھ ہیکل میں لا کر اُس کی بے حُرمتی کی ہے۔ نتیجتہً بلوہ ہو گیا اور فوجی حاکم کے بروقت قدم اُٹھانے سے ہی پولس ہلاک ہونے سے بچ گیا (اعمال ۲۱: ۱۷-۲۲: ۲۹)۔

اگلے دو سال یا اس سے کچھ عرصہ زیادہ پولس رسُول قید میں رہا۔ اِس عرصہ کے دوران لوقا، فلسطین میں آزاد تھا اور بلاشبہ وُہ اپنی انجیل اور رسُولوں کے اعمال کے لئے مواد جمع کر رہا تھا۔ پولس کو یروشلیم اور قیصریہ میں سنہیڈرن (اعمال ۲۲: ۳۰-۲۳: ۱۰)، حاکم فیلکس (اعمال ۲۴: ۱-۲۱)، اِس کے جانشین فیستس (اعمال ۲۵: ۱-۱۲) اور اگرپا بادشاہ اور اُس کی بیوی برنیکے کے سامنے (اعمال ۲۵: ۱۳-۲۶: ۳۲) پیشیاں بھگتنی پڑیں۔ لیکن چونکہ رومی شہری ہونے کی حیثیت سے اُس نے قیصر سے اپیل کی تھی، اِس لئے اُسے اپنے مُقدمہ کے سلسلہ میں بالآخر رومہ جانا پڑا۔

رومہ جانے کے لئے پولس رسُول کو طویل بحری سفر اختیار کرنا پڑا جس میں مِلتے کے جزیرے پر اُس کا جہاز تباہ ہو گیا لیکن وُہ خود بچ گیا۔ لوقا اِس واقعہ کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے (اعمال ۲۷: ۱-۲۸: ۱۰)۔ آخرکار پولس اپنے خوابوں کے رومہ میں پہنچ گیا۔ وہاں کے مسیحیوں نے اُس کا استقبال بڑی خوش دِلی سے کیا اور یہودی اُس سے مِلنے اور اُس کے مُنہ سے یسوع مسیح کی خوشخبری سُننے کے لئے اُس کے پاس آئے۔

لوقا نے انجیل کی اشاعت کا ذکر یہودیت کے مرکز، یروشلیم سے دُنیا کے دارالحکومت رومہ تک کیا۔ اب وُہ اپنے بیان کو اپنے ہیرو، پولس رسُول کی منظر کشی سے ختم کرتا ہے جو اگرچہ اب اپنے گھر میں قید تھا، تاہم وُہ اب بھی ایک سرگرم اور انتھک مُبشّر تھا:

"وُہ ... کمال دلیری سے بغیر روک ٹوک کے خُدا کی بادشاہی
کی منادی کرتا اور خُداوند یسوعؔ مسیح کی باتیں سکھاتا رہا"
(اعمال ۲۸: ۳۰-۳۱)۔

رومہ میں اپنی قید کے اِن دو برسوں میں رسُول نہ صرف زبانی گواہی دیتا رہا، بلکہ اُس نے مُختلف کلیساؤں کو خطوط بھی لکھے۔ قید کے اِس عرصہ کے دوران جو خطوط لکھے گئے وُہ حسب ذیل ہیں : اِفسیوں کے نام خط (غالباً یہ ایک گشتی خط تھا جو آسیہ کے عِلاقے کی کلیساؤں کو لکھا)، کلسّیوں کے نام خط، فلیمونؔ کے نام خط (ایک ذاتی خط جس میں اُسے نصیحت کی گئی کہ وُہ اپنے بھگوڑے غلام کو جواَب مسیح کو قبول کرچکا ہے قبول کرلے) اور فلپّیوں کے نام خط (اگرچہ بعض کے نزدیک یہ اِفسسؔ میں قید سے پیشتر لکھا گیا)۔ اِن خطوط کے پیغام کا لُبِ لُباب بیان کرنا آسان نہیں کیونکہ اِن میں سے ہر ایک مُختلِف مقامی حالات کے تحت لِکھا گیا تھا۔ اِس کے باوجود بھی اِن میں جو ایک مُشترکہ سچّائی پائی جاتی ہے وُہ یسوعؔ مسیح کی عظمت ہے۔ پولُسؔ لِکھتا ہے کہ خُدا کی معموری نہ صرف اُس میں سکُونت کرتی تھی بلکہ اُس کے وسیلہ سے کام کرتی تھی۔ ایک طرف تو اُس نے کائنات کو تخلیق کیا اور دُوسری طرف تمام چیزوں کا اپنے ساتھ میل ملاپ کرلیا۔ اب وُہ تمام حکومتوں اور اختیاروں سے اُوپر خُدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے اور اُسے ایک اعلیٰ نام بخشا گیا ہے تاکہ ہر ایک گھٹنا اِس کے سامنے جُھکے اور ہر ایک زبان اِقرار کرے کہ وُہ خُداوند ہے۔ کائنات کا یہ مسیح، کلیسیا کا بھی سر ہے جِسکے اراکین وُہی کچُھ بننے کے لئے بُلائے گئے جو کچُھ وُہ مسیح میں ہوچکے ہیں یعنی مقدس، مُتحد اور فتحمند۔

نئے عہد نامہ کی ایک قدرے مُختلف کتاب "عبرانیوں کے نام خط" کا مضمون بھی فضیلت مسیح ہے۔ یہ خط کِس نے لکھا اور کہاں بھیجا گیا، یہ دونوں باتیں نامعلوم ہیں کیونکہ خط میں اِس کا کوئی ذکر نہیں مِلتا۔ لیکن اِس کا مقصد یسوعؔ مسیح کی قطعیت پر زور دیکر یہودی مسیحیوں کو یہودیت میں واپس جانے سے بچانا ہے۔ مسیح میں تمام کہانت اور قربانیاں پُوری ہوتی ہیں اور صرف اُسی میں ایک ابدی مخلصی مہیّا کی گئی ہے۔

رسُولوں کے اعمال کے بعد

چونکہ لُوقاؔ، اعمال کی کتاب کو پولُسؔ کے رومہؔ پہنچنے اور وہاں خدمت کرنے سے ختم کردیتا ہے، اِس لئے ہمیں مابعد کے سالوں کے بارے میں کچُھ پتہ نہیں چلتا کہ کیا ہُوا۔ لیکن یہ بات یقینی ہے کہ اُسے قید سے رہا کردیا گیا (جیسے کہ وُہ اُمید رکھتا تھا) اور کہ وُہ ایک یا دو سال مزید سفر کرتا رہا۔ اِس دوران وہ کریتےؔ گیا اور طِطُسؔ کو وہاں خدمت کرنے کے لئے چھوڑ دیا (طِطُس ۱: ۵)۔ اِس کے تھوڑے عرصے بعد اُس نے طِطُسؔ کو اُس کی ذمہ داریاں یاد دلانے کے لئے اُس کے نام خط لکھا۔ اُس نے اُسے لِکھا کہ وُہ ہر شہر میں غلط تعلیم کا مُقابلہ کرنے کے لئے مُناسب ایلڈر مُقرر کرے۔ وُہ خود بھی تعلیم دے اور اِس بات پر زور دے کہ جنہوں نے نجات کی خوشخبری کی "صحیح تعلیم" کو قبُول کیا ہے وُہ اپنے میں اِسی قسم کا مسیحی کردار بھی پیدا کریں۔

اِس کے بعد پولُسؔ اِفسسؔ کو گیا اور اِنہی وجُوہات کی بنا پر اُس نے وہاں تیمتھیُسؔ کو چھوڑا (۱-تیمتھیُس ۱: ۳)۔ تیمتھیُسؔ کے نام اپنے پہلے خط میں وُہ اُسے نصیحت کرتا ہے کہ وُہ کِس طرح جھُوٹے اُستادوں سے نپٹے، پرستش کیسے کی جائے، کِن لوگوں کو پاسبانی کے لئے چُنے، اپنی خدمت کیسے انجام دے کہ کوئی اُس کی جوانی کی حقارت نہ کرے، مسیحی بیواؤں کی دیکھ بھال کرے اور پیسے اور خُدا کے فرزندوں کے رویّہ کے بارے میں متوازن نصیحت کرے۔ یہ حقیقی معنوں میں "پاسبانی خط" ہے جیسے کہ عام طور پر تیمتھیُسؔ اور طِطُسؔ کے نام خطُوط سمجھے جاتے ہیں۔ اِس میں آج کل کے کلیسیائی راہنماؤں کے لئے کافی عملی حکمت پائی جاتی ہے۔

پھر پولُسؔ غالباً کلُسّےؔ کو گیا (فلیمون آیت ۲۲)۔ وہاں سے مکدُنیہؔ (۱-تیمتھیُس ۱: ۳) اور پھر یونانؔ کے شمال مغرب میں نیکپلُسؔ کو گیا (طِطُس ۳: ۱۲) جو بحیرہ ادریہ کے کنارے ایک شہر ہے۔ غالباً اُس کا ارادہ تھا کہ جاڑوں کے بعد وہ سپینؔ جائے گا۔ وُہ وہاں گیا یا نہیں، اِس کے مُتعلق ہم کچُھ نہیں کہہ سکتے، لیکن ابتدائی روایات

سے معلوم ہوتا ہے کہ وُہ وہاں گیا تھا۔ بہرحال، اُسے پھر گرفتار کر لیا گیا۔ مُمکن ہے اُسے ترواآس سے گرفتار کیا گیا ہو۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ اُسے اپنا ذاتی سامان جس میں ایک چوغہ، چند کتابیں اور کچھ طومار تھے وہاں چھوڑنے پڑے (۲۔تیمتھیس ۴: ۱۳)۔ اِس مرتبہ رومہ میں قید کے موقع پر اُسے وُہ آزادی حاصل نہیں تھی جو پہلے گھر میں نظر بندی کے وقت حاصل تھی۔ غالباً اب وُہ زیرِ زمین دوز قید خانہ میں بند تھا۔

اِس قسم کے قید خانہ سے اُس نے تیمتھیس کے نام اپنا دُوسرا خط لکھا۔ اُس وقت اُس نے تنہائی کو بڑی شِدّت سے محسوس کیا کیونکہ صِرف لُوقا ہی اُس کے ساتھ تھا۔ اُس نے تیمتھیس سے درخواست کی کہ وُہ اُسے جاڑے شرُوع ہونے سے پہلے جلد مِلنے کو آئے کیونکہ بعد میں سفر کرنا ناممکن بن جائے گا۔ لیکن اُس کی یہ فِکرمندی اپنے لئے نہیں تھی بلکہ انجیل کے لئے جو اُس نے تیمتھیس کے سپُرد کی تھی جسے اب ضرور ہی وفادار ایمانداروں کے سپُرد کیا جانا چاہیئے اور وُہ آگے اُسے دُوسروں کو پہنچائیں۔ تیمتھیس کے لئے ضرُوری ہے کہ وُہ اُس پر قائم رہے اور غلط تعلیم سے اُس کی حفاظت کرے اور اگر ضرُورت پڑے تو وُہ اُس کی خاطر دُکھ بھی اُٹھائے۔ لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ وُہ اُس کی منادی بڑے اِصرار اور وفاداری سے کرے۔ پولس نے اپنی پہلی پیشی پر خود بھی انجیل کی منادی پُورے طور پر کی تھی تاکہ "سب غیر قوموں میں" جو اُس کا مُقدّمہ سُننے کے لئے کورٹ میں آئی تھیں اُسے سُن سکیں (۲۔تیمتھیس ۴: ۱۷)۔ یہ اُس کی گواہی کی زندگی کا بڑا مُناسب اختتام تھا۔ بدیں وجہ آخر میں وُہ یہ کہہ سکا:

> "مَیں اچھی کُشتی لڑ چُکا۔ مَیں نے دَوڑ کو ختم کر لیا۔ مَیں نے
> ایمان کو محفُوظ رکھا۔ آئندہ کے لئے میرے واسطے راستبازی
> کا وہ تاج رکھا ہُوا ہے جو عادل مُنصِف یعنی خداوند مجھے اُس
> دِن دیگا . . ." (۲۔تیمتھیس ۴: ۷-۸)۔

روایات کے مُطابق پولس رسُول کا سر قلم کیا گیا جیسے کہ رومی شہریوں کا کیا جاتا تھا۔ غالباً اُس کا قتل اُس اِیذارسانی کا حصّہ تھا جو رومہ میں ۶۴ء میں شرُوع ہُوئی جبکہ شہنشاہ نیرو نے رومہ کی عظیم آگ کا ذمّہ دار مسیحیوں کو ٹھہرایا

حالانکہ یہ آگ اُس نے خود لگوائی تھی۔

نیرو کی یہی اِیذارسانی پطرس کا پہلا خط لِکھنے کا سبب بنی۔ پطرس نے یہ خط رومہ سے لکھا (مقابلہ کیجئے ۱۔پطرس ۵: ۱۳ جہاں بابل کو غالباً رومہ سے تشبیہ دی گئی ہے)۔ اِس خط میں ایشیائے کوچک کے شمالی عِلاقوں کے مسیحیوں کو مخاطب کیا گیا ہے جہاں اُس کے خیال کے مُطابق اِیذارسانی جلد ہی پہنچنے والی تھی۔ وُہ اُسے "مُصیبت کی آگ" کہتا ہے (۱۔پطرس ۴: ۱۲)۔ وُہ اُسے عجیب بات سمجھ کر حیران نہ ہوں اور نہ اُس سے خوفزدہ ہوں بلکہ مسیح کے دُکھوں میں شریک ہونے کا شرف حاصِل ہونے کے باعِث خوشی منائیں (۱۔پطرس ۴: ۱۳)۔ حقیقت تو یہ ہے کہ چونکہ مسیحی اُس یسوع مسیح کے پیروکار ہیں جو خود خُداوند کا دُکھ اُٹھانے والا خادم ہے، اِس لئے جو دُکھ بلاوجہ اُن پر آتے ہیں اُنہیں برداشت کرنا مسیحی بلاہٹ کا حِصّہ ہے (۱۔پطرس ۲: ۱۸-۲۵)۔ پطرس رسُول نے جو نصیحت اُنہیں کی اُس پر اُس نے خود بھی عمل کیا کیونکہ جلد ہی اِس اِیذارسانی کے دَوران اُسے بھی موت کا مزا چکھنا پڑا۔ روایت کے مُطابق اُسے سَر کے بَل مصلُوب کیا گیا تھا۔

جِس طرح اعمال کی کتاب کا آغاز کلیسیا پر اندر اور باہر سے شیطانی حملوں سے ہوتا ہے اُسی طرح نئے عہدنامہ کا اختتام ہُوا۔ یُوحنّا رسُول نے اپنے تینوں خط پولس اور پطرس کی شہادت کے بعد لکھے۔ اِن میں بالخصُوص ایک خاص قسم کی بدعت (غناسطیت[1]) کے بارے میں اِفسس کے گرد و نواح کی کلیسیاؤں کو مُتنبہ کیا گیا ہے۔ یہ بدعتی یسوع کے مجسّم ہونے کا انکار کرتے تھے۔ وُہ دعوےٰ کرتے تھے کہ راستباز بنے بغیر بھی وُہ خُدا کا تجربہ رکھتے ہیں اور بڑے مُتکبرانہ انداز میں کہتے تھے کہ اُن کے پاس افضل روشنی ہے اور یُوں وُہ دُوسروں سے نفرت کرتے تھے۔ اُن کے

---

[1] غناسطیت: اُن بدعتی تحریکوں کا نام ہے جو ابتدائی مسیحیت کے لئے خطرہ بنی ہُوئی تھیں۔ غناسطی، مسیحی ایمان اور یونانی فلسفہ کو مِلا کر پیش کرتے تھے۔ مثلاً خُدا نے مادی دُنیا کو پیدا نہیں کیا اور نہ انسان بنا، جسم بُرا ہے جِس میں الٰہی شعلہ مقیّد ہے اور نجات کا انحصار عِلم اور رسُومات پر ہے۔ ابتدائی کلیسیائی تحریرات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کلیسیا ہمیشہ ہی غناسطی تعلیمات سے نبرد آزما رہی۔

اِن دعووں کے پیشِ نظر یُوحنّا رسُول مسیح کی الٰہی انسانی شخصیّت، اخلاقی فرمانبرداری کی ضرُورت اَور محبت کی مرکزیّت پر زور دیتا ہے۔ پطرسؔ کا دُوسرا خط اَور یہوداہ کا خط بھی اُن جھُوٹے اُستادوں کا مُقابلہ کرنے کے لئے لکھے گئے جو مسیحی آزادی کو شہوت پرستی کی آڑ بنائے ہُوئے تھے (مقابلہ کیجئے ۲-پطرس ۲: ۹)۔ خُدا اُن کی عدالت کرے گا۔

غالباً مکاشفہ کی کتاب کا پس منظر وُہ سنگین اَور وسیع پیمانہ پر ایذا رسانی ہے جو شہنشاہ دومطیان نے شرُوع کی تھی (۸۱-۹۶ء)۔ چونکہ یُوحنّا رسُول بڑی وفاداری سے گواہی دیتا تھا اِس لئے اُسے ایک چھوٹے جزیرہ پتمسؔ میں جلاوطن کر دیا گیا۔ یہ افسُسؔ کے ساحل سے چند میل دُور سمندر کے اندر تھا (مکاشفہ ۱: ۹)۔ یہاں پر اُسے "مکاشفہ" مِلا۔ ایک لحاظ سے اعمال کی کتاب کلیسیا کے مقصد اَور ایذا ایک دُوسرے کی تکمیل کرتی ہیں کیونکہ اعمال کی کتاب کلیسیا کے مقصد اَور ایذا رسانی کے آغاز کو بیان کرتی ہے جبکہ مکاشفہ کی کتاب ہمیں منظر کے پسِ پُشت جھانکنے اَور نادیدنی رُوحانی جنگ کی جھلکیاں دیکھنے کا موقع دیتی ہے جو مسیح اَور شیطان کے درمیان جاری ہے۔

یوحنّا رسُول کی رویائیں اِسراری تشبیہات سے بھری ہُوئی ہیں۔ شیطان، ایک بڑے لال اژدہے کی صُورت میں ظاہر ہوتا ہے جس کے ساتؔ سر اَور دسؔ سینگ ہیں اَور جو کلیسیا کے خِلاف اعلانِ جنگ کرتا ہے۔ اِس کے تینؔ ساتھیوں میں سے دوؔ خوفناک حیوان اَور ایک زرق برق فاحشہ تھی۔ جو حیوان سمندر میں سے نِکلا تھا، وُہ حکُومت کی ایذا رسانی کی قوّت کو ظاہر کرتا ہے۔ دُوسرا حیوان جو زمین سے نِکلا (اِسے جھُوٹا نبی بھی کہا گیا ہے) وُہ بادشاہ کی پرستش اَور تمام غلط تعلیمات کی نمائندگی کرتا ہے۔ "بڑی کسبی" جو ارغوانی اَور قِرمزی لباس پہنے ہُوئے اَور سونے اَور جواہرات اَور موتیوں سے آراستہ تھی اَور جس کا نام "بابل" تھا وُہ دُنیاوی گُناہ آلُود ترغیبات کی نمائندگی کرتی ہے۔ کلیسیا کے خلاف شیطان جو بڑے تینؔ ہتھیار اِستعمال کرتا ہے وُہ اَب بھی ایذا رسانی، غلط تعلیمات اَور بدی ہیں۔ لیکن وُہ اُس پر کبھی غالب نہ آ سکے گا۔

مکاشفہ کی کتاب بنیادی طور پر یسُوعؔ مسیح کے بارے میں بطور "برّہ" ایک مکاشفہ ہے جو اژدہے سے لڑتا اَور اُس پر فتح حاصل کرتا ہے۔ عِلاوہ ازیں ہم اُسے دُوسرے

رُوپوں میں بھی دیکھتے ہیں: وُہ کبھی کلیسیا میں گشت اَور نگہبانی کرتا ہُوا، کبھی باپ کے ساتھ تخت پر بیٹھا ہُوا، کبھی سفید گھوڑے پر بادشاہوں کے بادشاہ اَور خُداوندوں کے خُداوند کے طور پر سوار، قوموں کی عدالت کرنے اَور کبھی اپنی دُلہن کو حاصل کرنے کے لئے بطور دُلہا نظر آتا ہے۔ تمام کتاب مصیبت زدہ اَور دبے ہُوئے مسیحیوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ بے دل نہ ہوں اَور نہ ہمّت ہاریں کیونکہ مسیح یسُوعؔ ہر قوم میں سے اپنے لوگوں کا کفارّہ دینے کے لئے مُوا ہے۔ اب وُہ اپنے آسمانی تخت سے حکُومت کرتا ہے اَور وُہ عدالت کرنے اَور بچانے کے لئے جلد آنے والا ہے۔

کلیسیا کی جس دُعا سے بائبل کا اختتام ہوتا ہے وہ یہ ہے: "اے خُداوند یسُوعؔ آ"۔ اَور جب تک وُہ نہ آئے، کلیسیا کو اُس کی تمام ایذا رسانی کے دَوران یہ یقین دِلایا گیا ہے کہ "خُداوند یسُوعؔ مسیح کا فضل" اپنے تمام لوگوں کو قائم رکھنے کے لئے کافی ہے (مکاشفہ ۲۲: ۲۰-۲۱)۔

چند اہم تاریخیں

نئے عہد نامہ کی ماسوا چند تاریخوں کے باقی تاریخوں کا ٹھیک ٹھیک مُتعین کرنا مُشکل ہے۔ تاہم جن تاریخوں کے بارے میں عُلماء میں اختلاف ہے اِن میں بھی صرف ایک یا دو سال کا فرق پایا جاتا ہے۔ ذیل میں ان واقعات کی فہرست دی گئی ہے جن کی تاریخوں کو عام طور پر سب ہی قبُول کرتے ہیں:

قریباً ۵ ق م — یسُوعؔ کی پیدائش۔

۴ ق م — ہیرودیسؔ اعظم کی وفات

۳۰ء — یسُوعؔ مسیح کی مَوت، قیامت اَور صعُودِ آسمانی۔ پنتکُست۔

۳۳ء قریباً۔ ترسُسؔ کے ساؤلؔ کی تبدیلی۔

۴۴ء — ہیرودیسؔ اگرپّا اوّل کی وفات (اعمال ۱۲: ۲۰-۲۳)۔

۴۷-۴۸ء قریباً۔ پہلا بشارتی سفر (اعمال ابواب ۱۳، ۱۴)۔

۴۹ سنہ ء قریباً ۔	یروشلیم کی کونسل (اعمال باب ۱۵) ۔
۴۹-۵۲ سنہ ء قریباً ۔	دُوسرا بشارتی سفر (اعمال ۱۶: ۱ - ۱۸: ۲۲) ۔
۵۲-۵۶ سنہ ء قریباً ۔	تیسرا بشارتی سفر (اعمال ۱۸: ۲۳ - ۲۱: ۱۷) ۔
۵۷ سنہ ء قریباً ۔	پُولُس کی یروشلیم میں گرفتاری (اعمال ۲۱: ۲۷ - ۲۳: ۳۰) ۔
۵۷-۵۹ سنہ ء قریباً ۔	پُولُس کی قیصریہ میں قید (اعمال ۲۳: ۳۱ - ۲۶: ۳۲) ۔
۶۰-۶۱ سنہ ء قریباً ۔	پُولُس رومہ میں گھر میں قید (اعمال ۲۸: ۱۴ - ۳۱) ۔
۶۲-۶۴ سنہ ء قریباً ۔	پُولُس کو دوبارہ آزادی ملی ۔
۶۴ سنہ ء ۔	رومہ کی آگ اور نیرو کا مسیحیوں کو ستانا ۔
۶۵ سنہ ء قریباً ۔	پُولُس کی شہادت ۔
۷۰ سنہ ء ۔	طِطُس کا یروشلیم کو تباہ کرنا ۔
۸۱-۹۶ سنہ ء ۔	شہنشاہ دومطیان کا دورِ حکومت ۔ وسیع پیمانہ پر ایذا رسانی ۔
۱۰۰ سنہ ء قریباً ۔	یُوحنّا رسول کی موت ۔

مزید مُطالعہ کے لئے کُتب

۱ - ہماری کُتبِ مُقدّسہ از جی ۔ ٹی مینلی ۔

۲ - حیات المسیح از جے ۔ ایس ۔ اسٹورٹ ۔

۳ - قاموس الکتاب از ڈاکٹر ایف ۔ ایس ۔ خیراللہ ۔

یہ تینوں کُتب مسیحی اِشاعت خانہ ۳۶ فیروز پور روڈ ۔ لاہور ۵۴۶۰۶ سے مِل سکتی ہیں ۔

بائبل مُقدّس خدُا کا کلام ہے جس میں اُس نے انسان کی نجات کے منصُوبہ کو ازل سے لیکر ابد تک بیان کیا ہے اور اس کا مرکز و محوّر یسوّع المسیح ہے۔ پس ضرُورت ہے کہ ہم بائبل کو بہتر طور پر جانیں تاکہ اپنی زندگی کے بارے میں خدُا کے مقصد و ارادہ کو اور یسوّع المسیح کی معرفت اُس نے ہماری نجات کا جو انتظام کیا ہے اُسے سمجھ سکیں۔

اِسی مقصد کے پیشِ نظر مُصنّف نے اِس سِلسلۂ کُتب میں بائبل کے دینیاتی، سماجی، جغرافیائی اور تاریخی پس منظر کا جائزہ لیا ہے تاکہ بائبل کے مقصد و مقام اور اُسکے پیغام کو سمجھنے میں مدد مل سکے، اِسکی تعلیمات پر بہتر طور پر عمل کیا جا سکے اور ہماری زندگیاں خُدا کے ازلی ارادہ کے مُطابِق ڈھل سکیں۔

اِس سِلسلۂ کُتب کے مُصنّف پادری جان۔آر۔سٹاٹ ایک معرُوف مُبشّر اور مُصنّف ہیں۔